https://ataunnabi.blogspot.com/

انوارِ خاکی

[illegible] ایم اے

حسبِ فرمائش

مفتی غلام حیدر قادری

ناشر

دارالعلوم سلمانیہ مسلم یتیم خانہ مظفرپور بہار

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنْ اَوْلِیَاؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

انوارِ خاکی

تذکرۂ نعمت الاولیاء حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ جنہیں اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ بریلی شریف سے تحفہ بھیجا کرتے تھے۔

ترتیب

محمد قمر الزماں مصباحی، ایم۔اے

لکچرر محسن ملت یونانی میڈیکل کالج رائے پور، (سی۔جی)

حسب فرمائش

حضرت مفتی غلام حیدر قادری مصباحی

ناشر

دار العلوم سلمانیہ

مسلم یتیم خانہ، پٹھان ٹولی، چاندنی چوک، مظفر پور (بہار)

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	انوارِ خاکی
ترتیب	:	محمد قمر الزماں مصباحی، ایم۔اے
ناشر	:	مسلم یتیم خانہ مظفر پور، بہار
پروف ریڈر	:	ماسٹر محمد بدر الزماں نوری، مولانا سلیم الزماں نوری
سنِ اشاعت	:	۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء
قیمت	:	-/20 (بیس روپے)
صفحات	:	۵۶
باہتمام	:	حافظ مشکور احمد اشرفی صاحب

ملنے کے پتے

- دار العلوم سلمانیہ مسلم یتیم خانہ، پٹھان ٹولی، چاندنی چوک، مظفر پور، بہار
- مدرسہ رضائے مصطفیٰ محمد پور مبارک، مظفر پور
- فیضی کتاب گھر، مہسوں چوک، سیتامڑھی
- ادارہ لوح و قلم، سعد پورہ، نیم چوک، مظفر پور
- رضوی کتاب گھر، کمپنی باغ، مظفر پور۔ بہار

Laser typesetted at: Frontech Graphics
Abdul Tawwab 9818303136

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک جھلک

عنوان حکایت	صفحہ
دیباچہ	۱۱
تقریظ جلیل	۱۴
حرفِ محبت	۲۰
مجذوب کی تعریف وتوضیح	۲۲
مجذوب کے اقسام	۲۴
وطن اصلی	۲۵
نسب نامہ بشکلِ شجرہ	۲۶
ولادتِ باسعادت	۲۶
والدہ ماجدہ کا وصال	۲۷
تربیت	۲۷
نام ولقب	۲۷
آپ کا سراپا	۲۷
لباس وپوشاک	۲۷
رسمِ مناکحت	۲۷
دنیا سے بے رغبتی	۲۸
نماز کی پابندی	۲۸

عنوان حکایت	صفحہ
شریعت کا پاس ولحاظ	۲۹
کشف کی قوت	۳۴
گستاخی کی سزا	۳۶
مہمان نوازی	۳۸
مولوی کی زبان گنگ ہوگئی	۳۸
ڈھیلا کی سواری	۳۹
ایک وقت میں دوجگہ	۳۹
جنّات کے مکر سے آگاہی	۴۱
اعضا بکھرے ہوئے	۴۳
زندگی کا آخری سفر	۴۷
ٹرین رک گئی	۴۸
گنگاندی سے نجات	۴۹
سفرِ آخرت	۴۹
نمازِ جنازہ	۵۰
انٹرویو	۵۲

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منقبت

شاعر اسلام حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب رضوی فاتر کمہر اروی، مظفر پور

عاشقِ فخرِ رسولاں حضرتِ نعمت علی
مدح خوانِ شاہِ جیلاں حضرتِ نعمت علی

کیا شریعت، کیا حقیقت، کیا طریقت معرفت
پیکرِ اوصافِ خوباں حضرتِ نعمت علی

دل کے مد و جزر کی رکھتے ہو تم ہر دم خبر
کشف کے تم مہر تاباں حضرتِ نعمت علی

بھیڑ پروانوں کی ہے شمع ولایت کے قریب
ہیں قرارِ دردِ منداں حضرتِ نعمت علی

نکہت اخلاق سے پورا علاقہ مشک بار
گل فشاں و گل بداماں حضرتِ نعمت علی

کیوں نہ ان کے نام سے اپنی زباں کو تر کریں
ہیں علاجِ دردِ عصیاں حضرتِ نعمت علی

لے کے تم سے لیچیاں صدرِ افاضل نے کہا
کشف تم پہ خود ہی نازاں حضرتِ نعمت علی

غم کے مارے بے سہارے کہہ رہے ہیں اب یہی
لے لو اپنے زیرِ داماں حضرتِ نعمت علی

تیرے در سے فیض کا دریا رواں ہے آج بھی
ہو شگفتہ دل کے ارماں حضرتِ نعمت علی

فاتر کمہر اروی کی ہے فقط اتنی دعاء
در پہ آؤں خنداں خنداں حضرتِ نعمت علی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منقبت

از قلم حضرت سید اولادِ رسول قدسی مصباحی، ایم اے، انگلش، امریکہ

خاکیوں کے لئے انوار ہیں خاکی بابا
خانۂ دل میں ضیاء بار ہیں خاکی بابا

پوکھریرا کی زمیں ہے آج بھی اس پہ گواہ
کشتئ قوم کی پتوار ہیں خاکی بابا

لیپیاں دے کے کیا صدر افاضل کو شاد
غیب کے علم سے سرشار ہیں خاکی بابا

ان کو پہچان کے بھی کوئی نہ پہچان سکا
اک عجب مخزنِ اسرار ہیں خاکی بابا

ان کی خوشبو سے معطر ہے مشامِ سنت
شوکتِ دین کے گلزار ہیں خاکی بابا

دشمنانِ شہِ عالم کی خباثت کے لئے
موصل کیفر و کردار ہیں خاکی بابا

اعلیٰ حضرت سے ہے وارفتگی شوق گواہ
بحر عرفان میں گہر بار ہیں خاکی بابا

ان کی بے لوث محبت کے ہیں بین اثرات
لب پہ ہر شخص کے ضو بار ہیں خاکی بابا

طشت فن میں گل افکار لئے یہ قدسی
رحمت حق کے طلب گار ہیں خاکی بابا

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنتساب

دنیائے اسلام کی وہ عبقری ذات جس کا قلم
زندگی بھر تیر و نشتر بن کر گستاخِ رسول کے جسم کو گھائل کرتا رہا

کلک رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

اور

پوری متاعِ حیات جس نے عشق مصطفیٰ کی تفسیر میں وقف کردی
جان ہے عشقِ مصطفیٰ روزِ فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں
تاجِ شریعت امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا
قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے

سگِ بارگاہِ رضا

محمد قمر الزماں مصباحی
مظفر پوری

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خراجِ عقیدت

دنیائے فضل وکمال اور عشق وکرامت کی نامور ہستی جس کی ہر ادا سنت رسول کا آئینہ دار اور محبت رسول کا نقیب تھی اور جو حزم واتقا کا ایسا چمکتا سورج جس کی چمک رہتی دنیا تک محسوس کی جائے گی ۔

تمہارا زہد و تقویٰ دیکھ کے کہتا یہ عالم ہے
تکلّم سے تبسّم سے شریعت کی ادا تم ہو
(قمر مظفر پوری)

تاجدارِ اہل سنت غوث زمانہ سیدی مرشدی حضور مفتیٔ اعظم
مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری علیہ الرحمہ
جن کی نظرِ عنایت نے یہ حوصلہ بخشا

اسیرِ نوری
محمد قمر الزماں مصباحی مظفر پوری

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہداء

فضل وکرامت کا مہرِ درخشاں اور علم وآگہی کا نیّر تاباں جنہیں دنیا جلالۃ العلم حافظِ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، بانی، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے نام سے یاد کرتی ہے۔

جنہوں نے دین و دانش کا ایسا چراغ روشن کیا جس کی روشنی طالبانِ علوم نبویہ کے لئے مہ وانجم کی ضیاؤں سے زیادہ کیف آور، روح پرور، سرور بخش اور حیاتِ سرمدی کا پیغام ہے۔

آپ کی پاکیزہ سیرت سے معطّر ہے جہاں
مشعلِ راہِ ہدایت ہر کہانی آپ کی
(قمر مظفرپوری)

ذرۂ بے مقدار

محمد قمرالزماں مصباحی مظفرپوری

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گلہائے عقیدت

حضرت مولانا مطیع الرحمٰن صاحب کمہراروی رحمۃ اللہ علیہ

اور تمام

اساتذۂ ذوی الاحترام کی مقدس بارگاہوں میں پوری متاعِ حیات پیش ہے جن کی پاکیزہ تربیت، فیض پاشی اور علمی فیضان نے یہ شعور عطا کیا۔

گدائے بے نوا

محمد قمرالزماں مصباحی مظفرپوری

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیباچہ

تصور سے کسی کے جگمگاتی ہے سحر اپنی
کسی کی یاد سے روشن چراغِ شام کرتا ہوں

اسلام کے دعوتی نظام اور تبلیغی مشن کو خورشید رسالت محمد عربی ﷺ نے گھر گھر پہنچایا اور ان کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ اسلام، اولیاے عظام اور علماے ذوی الاحترام رحمہم اللہ نے یہ فریضہ اپنے ذمہ لیا اور قرآن کے زرّیں اصول اور حیات بخش آئین کو عام کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ الحمدللہ! دعوت وتبلیغ اور ارشاد و ہدایت کا یہ مقدس سلسلہ آج تک جاری ہے اور قیامت کی صبح تک یوں ہی قائم رہے گا۔

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ خانقاہ کے گلیم بردوش فقیروں نے اسلام کی نشر واشاعت میں ایک کلیدی رول ادا کیا کیوں کہ "جس منزل کا حصول کئی سال کی ریاضت شاقہ اور محنت تامہ کے بعد بھی غیر ممکن ہے یہ کمبل پوش لمحوں میں طے کرا تے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے یہاں روحوں کی تطہیر اور تزکیۂ نفس اولیں شرط ہے۔

یہ انفاس قدسیہ وہ ہیں جن کی حیات، عجز وانکساری، تواضع وخاکساری اور ایثار و قربانی کا مجسمہ ہوتی ہے۔ ان کے قلوب خشیت ربانی کا مرکز اور انوار الٰہی کا مطلع ہوا کرتے ہیں۔ اور جن کی سانس سانس سے ثنائے حق اور حمد خدا کی خوشبو پھوٹتی ہے۔

حالات ومشاہدات گواہ ہیں کہ انقلاباتِ زمانہ نے ہزاروں انگڑائیاں لیں،

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہدایت وارشاد کی راہ میں لاکھوں طوفان آئے، کیسے کیسے حادثات رونما ہوئے اور کتنی آندھیاں چلیں مگر ان مردانِ عشق و وفا کے صالح مقاصد، پاکیزہ حوصلے اور عزم راسخ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اور نہ ہی وہ اپنے مقدس مشن سے موئے سر برابر الگ ہو سکے۔ بلکہ ان تیز آندھیوں کی زد پر بھی چراغ کی لو کو ایسا روشن رکھا کہ جس کی ضیا پاشیاں متلاشیانِ حق اور گم گشتگانِ راہ کو صحیح سمت سفر عطا کرتی رہیں گی۔

یہ وہ پاک ہستیاں ہیں کہ محبت رسول ان کی رگوں میں خون بن کر دوڑتی اور دل کی دھڑکن بن کر تڑپتی ہے۔ زہد و تقویٰ جن کے چہرہ کا غازہ، خلق خدا کی خدمت اور ظلم و ستم پر عفو و رحمت جن کا حقیقی جوہر اور اپنے معبود پر کامل اعتماد جن کا اصلی سامانِ سفر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ داعیانِ حق جہاں بھی پہنچے پوری آبادی کو رنگ و نور میں بھر دیا۔ ویرانوں کو گلشن بداماں کر دیا۔ ظلمت کدہ دل میں خوفِ خدا اور عشق مصطفیٰ کا اجالا پیدا کر دیا۔ مردہ جسم میں ایمان و یقین کی روح پھونک دی۔ انہیں عہد ساز، نور آگیں اور بلند شخصیتوں میں ایک نام عارفِ حق، درویشِ زمانہ، مجذوبِ کامل، حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

آپ کی گل بداماں ذات پر مجھ جیسا بے بضاعت کم مایہ کیا خامہ فرسائی کر سکتا ہے۔ تاہم حضرت ممدوح کے فیضِ خاص اور نگاہِ کرم کا ثمرہ ہے کہ یہ سعادت میرے حصے میں آئی اور لالہ و گل سے زیادہ ان کی پر بہار سیرت کو لوح و قلم کے دامن میں سجانے کا شرف حاصل کر رہا ہوں:۔

مدتوں خاموش تھا میں آج ہی کے واسطے
دیکھنا ہے کون ٹکراتا ہے اس طوفان سے

صاحب تذکرہ کی زندگی پر یہ سب سے اول کتاب ہے۔ الحمد للہ! میں نے ہر

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واقعہ کو حقائق کے اجالے میں درایت کی ترازو پر تولنے کے بعد تحریر کیا ہے۔ مگر بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان اب بھی باقی ہے۔ لہٰذا تنقید برائے تعمیر ہو تو اسے قبول کرنے میں کوئی دریغ نہ ہوگا۔ میری کاوش کا یہ پہلا گلدستہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کی سجاوٹ میں کہاں تک کامیاب ہوں، فیصلہ قارئین کرام کی عدالت کرے گی۔ اگر عرفانِ خاکی سے کچھ بھی قلوب واذہان کو میں متاثر کر سکا تو سمجھوں گا کہ میرے خلوص نے بابِ اجابت کو چوم لیا:۔

گرم آنسو، سرد آہیں، داغِ دل، خونِ جگر
یہ متاعِ عشق لایا ہوں تمہارے دیس میں

اخیر میں گرامی قدر حضرت علامہ الحاج مفتی غلام حیدر صاحب قادری مصباحی، ناظم اعلیٰ مسلم یتیم خانہ، مظفر پور کا ممنونِ کرم ہوں جن کے تعاون سے یہ کتاب شائع ہو کر آپ کے مطالعہ کی میز کو جگمگا رہی ہے۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر استاذ محترم علامہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری زید مجدہ کا تذکرہ نہ کروں جنہوں نے قیمتی تقریظ تحریر فرما کر کتاب کو جامعیت بخشی۔ عزیزم ماسٹر محمد بدر الزماں نوری و مولانا سلیم الزماں نوری نے پروف ریڈنگ کا مسئلہ حل کیا۔ پروردگار عالم سب کو دارین میں کامیابی عطا کرے۔ آمین ثم آمین

فقط

محمد قمر الزماں مصباحی، ایم۔اے

لکچرر محسن ملت یونانی میڈیکل کالج، رائے پور (سی جی)

۲۳ر ذی قعدہ ۱۴۳۱ھ / یکم نومبر ۲۰۱۰ء

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ جلیل

نازشِ فکر و قلم، فخرِ صحافت علامہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب قبلہ نجم القادری

افلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن

نگار خانہ قدرت کا انداز بھی کتنا نرالا اور البیلا ہے۔ گلشن کائنات میں غنچے مسکراتے ہیں، کلیاں کھلتی ہیں، پھول قہقہے لگاتے ہیں، بھونرے آتے ہیں طواف جاناں کرتے ہیں، بلبل آتی ہے نغمے الاپتی ہے، دیکھنے اور سننے والے دیکھتے ہیں اور گذر جاتے ہیں۔ ان میں کتنے ہیں جو بھونرے کا سوز، بلبل کا ساز، کلیوں کا نخرہ و عشوہ اور پھولوں کا ناز و انداز دیکھ کر متاثر و متکیف ہوتے ہیں۔ بس چند دل دردمند اپنے متبسم وجود کو پھول پنکھڑیوں کے دامن میں پتیوں کے ہونٹ میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن خوشبو ہے جو رازِ درونِ خانہ فاش کرتی ہے اور وجود کا عکس ہے جو بکھرتا اور نکھرتا ہی چلا جاتا ہے۔

بتا دیتی ہے شوخی نقش پا کی
ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے

عظیم ترین مخلوق حضرت انسان میں بھی اللہ کے کچھ مخصوص بندے ہوتے ہیں جو اپنے وجود ظاہری پر گمنامی کا لبادہ ڈال لیتے ہیں۔ اپنے جمالِ صورت کو سکوت و خاموشی کی چادر میں چھپا لیتے ہیں اور اپنے کمالِ سیرت کو عاجزی و خاکساری کے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غلاف میں پنہاں کر لیتے ہیں۔ وہ انسان ہوتے ہیں، حوائج انسانیہ کے لوازمات سے گذرتے ہیں۔ مگر انسانیت ان پر فخر کرتی ہے۔ وہ بشر ہوتے ہیں، تقاضائے بشری کی کیفیتیں طاری ہوتی ہیں مگر بشریت ان پر ناز کرتی ہے۔ وہ خاکی ہوتے ہوئے بھی خاک سے آزاد ہوتے ہیں:

افلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن

شہرت سے دور، ناموری سے نفور، بسا اوقات آبادی سے بھی کنارہ کش ہو کر ویرانے کو اپنا لیتے ہیں۔ مگر وہ جہاں بھی جاتے ہیں دل و روح کو معطر کرنے والی خوشبوئیں ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔ وہ جہاں ٹھہرتے ہیں ظلمت کدہ کو بقعۂ نور بنا دیتے ہیں۔ روشنیاں ان کے دامن سے پھوٹ رہی ہوتی ہیں:

جہاں رہے گا وہیں روشنی لٹائے گا
چراغ کا کوئی اپنا مکاں نہیں ہوتا

دیکھتے دیکھتے عقیدت کیشوں، ضرورت مندوں کا سیلاب امنڈ پڑتا ہے۔ اس چشمہ صافی کے گرد پیاسوں کی بھیڑ لگ جاتی ہے۔ مگر نیرنگی زمانہ کو کیا کہیئے، ایسی تابناک فضا میں بھی کچھ لوگ سوچتے ہی رہتے ہیں کہ مانیں یا نہ مانیں۔ انہیں اس وقت احساس کی ضربیں لگتی ہیں جب وہ مردِ خدا، عارفِ حق، خاکی لباس اتار کر وجود سے عدم کی طرف روانہ ہو جاتا ہے اور پردۂ عدم میں چھپ کر بھی عالم وجود سے بے نیاز نہیں ہو جاتا بلکہ اپنی نادر نوازشات سے نوازتا رہتا ہے۔ اس وقت افسوس کے ساتھ یہ محسوس ہوتا ہے کہ:

یہ کلی بھی اس گلستاں خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی

نعمت الاولیاء حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ بھی انہیں ذواتِ قدسیہ میں ہیں جو جلوت میں خلوت اور خلوت میں جلوت کے مزے لوٹتے ہیں، جنہیں فقیری میں شاہی کا لطف آتا ہے، جنہیں گمنامی میں ناموری کا کیف ملتا ہے، جو ویرانے کو بھی رشکِ چمن

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنادیا کرتے ہیں:

مقامِ فقر ہے کتنا بلند شاہی سے　　روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیئے

حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کا میکدۂ عرفاں سب کے لئے عام تھا۔ کیا چھوٹا کیا بڑا، کیا دوست کیا دشمن، کیا مسلم کیا کافر، کیا اپنا کیا بیگانہ، ان کے فیضانِ نظر کے سب اسیر اوران کی عقیدت کے سب دامن گیر تھے۔ اسی لئے آپ کے گرداگرد خلق خدا کا ہجوم ہوتا تھا۔ قرب وجوار اور دوردراز سے آنے والوں کا کثیر مجمع ہوتا تھا۔ جہاں بسا اوقات عرض مدعا سے پہلے ہی مشکل کشائی کی جاتی تھی۔ آپ کے تیغ اخلاق کا کون شہید نہیں ہے:

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں　　فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

ایسی عظیم شخصیت جن کے فیضان کی زنجیر میں علاقے کا علاقہ جکڑا ہوا ہو، جن کی شفقت و پیار کی نکہت سے دل ونگاہ کے کتنے گلستاں آباد ہوں جن کے آسمانِ کرامت کا بادل خود ہی گھر گھر برس آتا ہو۔ اور ایک زمانے تک زمانے والوں کو جنھوں نے سیراب وفیضیاب کیا ہو۔ افسوس کہ ان کی حیات مقدسہ کے جلوؤں کو ہم اب تک سلک تحریر میں پرو نہیں سکے۔ اب تک ان کی حیات وخدمات کے گل بوٹوں سے تاریخی صفحات کو مزین نہیں کر سکے۔ جنھوں نے قدم قدم پر محبت کا جام عطا کیا ہم عقیدت کیش انہیں دوام عطا نہ کر سکے۔ کتاب کیا کتابچہ کے ذریعہ بھی ان کی بارگاہ میں ہم عظمتوں کا خراج نہیں پیش کر سکے:

غم نہ کر بجھ گیا ہے ہاتھ کا تیرے چراغ　　فکر منزل کر کہ سورج بھی اسی رستے میں ہے

ہمارے یہاں بہت ساری شخصیتیں ہیں جن پر کام کرنے، جن کی حیات و کارنامے کے بکھرے اوراق جمع کرنے اور جن کی علمی وفکری شخصیت کے انوار سے اربابِ علم ودانش کو متعارف کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بحر العلوم عارفِ حق حضرت شاہ عبد الرحمٰن مجی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ شاہ ولی الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، رئیس الاساتذہ محدثِ اعظم بہار حضرت علامہ احسان علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کئی شخصیات وہ انمول ہستیاں ہیں جو اپنے اپنے دور اور اپنے اپنے فن میں آسمانِ فضل وکمال کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے اور افقِ عالم کو اپنی کرنوں سے منور کیا۔ مگر ماضی قریب کی ان عظیم شخصیتوں کو کتنے لوگ ہیں جو آج فکری اور تحقیقی انداز میں جانتے ہوں۔ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ بھی انہیں مظلوم ہستیوں میں ایک ہیں جن کے چاہنے والوں نے اب تک ان کے لئے کچھ نہ کیا۔ اس شمع ولایت کے پروانہ بن کر منڈلانے والوں، ان کے دیکھنے والوں، ان کی صورت و سیرت کے جلوؤں کو اپنی نگاہوں کے پیمانہ سے دل میں اتارنے والوں کا قافلہ بڑی تیزی سے رخصت ہو رہا ہے:

بچے باقی جو چلنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں

اگر اب بھی ان کی کتابِ سیرت کے منتشر صفحات کو یکجا نہیں کیا گیا تو مستقبل کی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ اگر اب بھی ان کی پرنور مجالس کی ضیا پاشیوں کو نہیں سمیٹا گیا تو آئندہ ان کے بارے میں کچھ جاننا اور تحقیقی معلومات حاصل کرنے والوں کی تشنگی بجھانا غیر ممکن ہو جائے گا۔ اگر اب بھی ان کے حالات جمع نہ کئے گئے تو آئندہ صرف سنی سنائی باتوں پر اکتفا کرنا پڑے گا جس سے شکوک وشبہات کے نہ جانے کتنے گوشے جنم لیں گے۔

اس لئے بہت ضروری ہے کہ ان کی سیرت و کردار کے تجلیات وانوار کو تحریر کے قلعے میں سجا کر انمٹ بنا دیا جائے تا کہ ان کی تابندہ زندگی سے متعلق معلومات حاصل کرنے والے یقین کے اجالے میں سفر کر سکیں اور ذہن وفکر کے کسی گوشے میں شکوک وشبہات سر اٹھائیں تو اسے سچائی کا چراغ دکھایا جا سکے:

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلِ غمگیں کے موافق نہیں ہے موسم گل　　صدائے مرغ چمن ہے، بہت نشاط انگیز

فاضل مولف مولانا قمرالزماں مصباحی مظفر پوری نکتہ رس مدرس، بے باک مقرر، جواں فکر ادیب اور ابھرتے ہوئے نوجوان سنجیدہ و متین عالم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمرِ خضری، علم رضوی، اور بخت سکندری عطا فرمائے۔ آمین۔

انہوں نے اپنے بارے میں بالکل سچ لکھا ہے کہ ''حضرت ممدوح کے فیض خاص اور نگاہِ کرم کا ثمرہ ہے کہ یہ سعادت میرے حصے میں آئی''۔

''لائقِ صد تحسین ہیں عزیز موصوف کہ انہوں نے محنت شاقہ سے جو پھول مختلف گلستاں سے جمع کیے تھے انہیں گلدستہ کا روپ دے کر ارباب علم و دانش اور اصحاب عقیدت کی خدمت میں پیش کرنے کا حسین موقع انہیں میسر آ رہا ہے۔ اور اس طرح حضرت خاکی بابا علیہ الرحمہ کی سیرت کا نقش اولیں تراشنے کا انہیں شرف حاصل ہو رہا ہے۔ عزیز موصوف کی اس محنت و محبت کو دیکھ کر میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ:

یہ محبت، یہ حرارت، یہ تمنا، یہ نمود　　فصل گل میں پھول رہ سکتے نہیں زیر حجاب

بڑی عجلت کے ساتھ ہم نے ان کے قلمی نسخے کا تنقیدی مطالعہ کیا ہے۔ بڑی مسرت کے ساتھ ہم یہ اعتراف کر رہے ہیں کہ عزیز موصوف نے ارباب عقیدت کے سروں سے کفّارے کا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے بھی دارالعلوم فیض الرضا دوری میں اپنے زمانہ تدریس کے دوران کچھ مواد اکٹھا کیا تھا۔ حسن اتفاق یہ کہ آپ کی جائے ولادت دوری میں مجھے ایک ضعیف العمر بزرگ ملے جو غالباً حضرت خاکی بابا کے رشتہ دار بھی ہوتے تھے۔ انہوں نے خاکی بابا کی زندگی میں رونما ہونے والے انقلابات اور گھر گھر پہنچنے والی ان کی فیض بخشی و کرامات کو اپنی نگاہوں سے دیکھا تھا۔ موصوف مرحوم نے اس تعلق سے کافی تعاون کیا جہاں تک

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے ذہن نے ساتھ دیا۔ ایک ایک واقعہ قلم بند کرایا۔ پنڈول بزرگ اپنے ساتھ لے گئے اور ان تبرکات و مقامات کی نشاندہی و زیارت کروائی جس کا ذکر مختلف صفحات پر واقعات و کرامات کے ضمن میں ہے۔ ان کا نام عین الحق تھا۔ اللہ تعالیٰ جوارِ رحمت میں انہیں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین۔

یہ سب ہوا مگر مسودہ کو مبیضہ کرنے کی نوبت اب تک نہ آئی۔ فاضل مؤلف کا مسودہ دیکھا تو اپنا مسودہ یاد آیا۔ پرانے کاغذات کی بھیڑ میں تلاش کیا تو اسے حضرت خاکی بابا کی کرامت ہی کہیئے کہ نہ ملنے والی چیز مل گئی۔ یوں محسوس ہوا کہ جیسے متاعِ گم شدہ ہاتھ آ گئی۔ تقابلی مطالعہ کیا۔ تکررات کے حذف کے بعد وہ آپ سب کی خدمت میں عموماً اور حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خصوصاً اس امید کے ساتھ پیش کر رہا ہوں کہ:

اگر یہ نذرِ عقیدت قبول ہو جائے   تو نازِ عشق کی قیمت وصول ہو جائے

آیئے عقیدت و احترام کے ساتھ حضرت خاکی کی نوری بزم میں عاشقِ مصطفےٰ امامِ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے اس نورانی شعر کے ساتھ چلیں کہ:

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

● ناظمِ اعلیٰ دارالعلوم فیضانِ اعلیٰ حضرت، موڈ گیرہ، چکمگلور، کرناٹک

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حرفِ محبت

حضرت علامہ الحاج مفتی غلام حیدر قادری مصباحی زید مجدہ

اللہ تعالیٰ کے محبوب اور نیک بندوں کی سیرت وسوانح اور ان کے صالح کردار و عمل سے لوگوں کو واقف کرانا بڑا ہی پاکیزہ کارنامہ ہے تاکہ انسان ان کے معمولات زندگی کو پڑھ کر اپنے اندر سدھار پیدا کرے اور بآسانی صراط مستقیم کو پالے۔

اولیاے کرام کی شان بہت بلند ہے۔ قرآن پاک کی آیتوں اور بہت ساری حدیثوں سے ان کے مقام ومرتبے کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ وہ عارفانِ حق ہیں جن کا رشتہ دل سے ہوتا ہے۔ مادیت پر روحانیت کا غلاف چڑھانے کا ہنر خوب جانتے ہیں، دل ویران پر حقیقت ومعرفت کے گل بوٹے سجانے میں انہیں کوئی دیر نہیں لگتی اور بھٹکے ہوئے آہو کو سوئے حرم لے جانے کا شعور لمحوں میں عطا کر دیتے ہیں۔ ان کی چوکھٹ گم گشتگان راہ کے لیے نشانِ منزل ہے۔

مجذوبِ کامل نعمت اولیا، حضرت الحاج نعمت علی شاہ عرف خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی ذات انہیں عارفان کامل میں سے ایک تھی۔ شمالی بہار میں آپ کے کشف وکرامات کا آج بھی ہر خاص وعام کی زبان پر چرچا ہے۔ امام العلماء حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن محبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادہ والا تبار، حضرت مولانا ولی الرحمٰن صاحب قدس سرہ کو روحانی تربیت کے لئے آپ کی خانقاہ ''پنڈول بزرگ بھیجا'' اور خود جن کے جذب وکیف پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی رضی اللہ عنہ نے مہر تصدیق

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثبت فرمادی ہو اس کے بعد شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ فتاویٰ رضویہ شریف کے اوراق آج بھی اس کی شہادت دے رہے ہیں۔

قابل مبارکباد ہیں فاضل گرامی قمر اہلسنت حضرت مولانا محمد قمر الزماں مصباحی مظفر پوری جنہوں نے ماضی کے درخشاں اوراق کی بازیافت کا اہم کارنامہ انجام دیا اور تاریخ کے سمندر سے ان موتیوں کو نکالنے میں کامیاب ہو گئے جو موجوں کی آغوش میں روپوش تھیں۔

فاضل مولف کی شخصیت قلمی دنیا میں محتاج تعارف نہیں جن کی فکر کی شادابی، قلم کی رعنائی اور تحریر کی جاذبیت مذہبی درسگاہوں سے لے کر عصری دانش گاہوں تک مسلم ہے۔ زبان و بیان کی دلفریبی اور لب ولہجہ کی شائستگی سطر سطر سے نمایاں ہے۔ نظم ونثر دونوں پر یکساں مہارت رکھتے ہیں۔ قلم کے ساتھ زبان بھی نہایت شستہ اور شگفتہ ہے۔ ایک سنجیدہ اور نکتہ شناس خطیب کی حیثیت سے پورے ملک میں جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ امام احمد رضا اور اصلاح معاشرہ، انوار خاکی، معارف محسن ملت، محسن ملت ارباب علم و دانش کی نظر میں، مظہر مفتی اعظم — عکس و شخص، مفتیٔ اعظم اور ان کا تقویٰ اور مناقب محسن ملت ان کی ترتیب و تالیف کے خوبصورت نمونے ہیں اور اب بھی ان کے قلمی فتوحات کا دائرہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

آج سے تقریباً ۱۲ رسال قبل "انوار خاکی" شائع ہوئی تھی آج پھر اس کی افادیت کے پیش نظر دوسری مرتبہ پریس کے حوالے کی جا رہی ہے۔ دارالعلوم سلمانیہ، مسلم یتیم خانہ، مظفر پور کے لئے یہ فال نیک ہے کہ دوسری بار اس کی اشاعت کا قرعہ اس کے نام نکلا۔ مولائے کریم ادارہ کو حضرت ممدوح علیہ الرحمہ کے روحانی فیوض و برکات سے مالا مال کرے، دین وسنت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان بنائے اور لمحہ بہ لمحہ ترقیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین ثم آمین۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جس عظیم ذات کو ہم نے اپنی نگارش کا موضوع قرار دیا ہے اور جن کے حالات و واقعات، کشف و کرامات، دینی و مذہبی خدمات کو حیطۂ تحریر میں لا کر سینۂ قرطاس کو سجانے کی کوشش کی ہے وہ مقدس ذات سالک نہیں مجذوب ہے۔

اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مجذوب اور لوازمات مجذوب سے متعلق کچھ نوادرات ہدیۂ ناظرین کر دیئے جائیں تاکہ موصوف ممدوح کی متنوع ذات کی گیرائی و گہرائی کو سمجھنے میں کوئی تکلف نہ ہو۔

مجذوب کی تعریف و توضیح: وہ مقدس ہستیاں جن کی ہر سانس میں ذکر الٰہی پنہاں ہو، یادِ خدا جن کی حیات کا اثاثہ ہو، خشیت رب، توکل و استغنا، نفس کشی و مسکین نوازی، خاکساری و جفاکشی جن کی زندگی کا سرمایہ ہو، ایثار و قربانی، اخلاص و للّٰہیت اور صبر و استقلال جن کا لباس ہو اور جو ہر لمحہ اللہ رب العزت کی کبریائی و تقدس کے حسین نظاروں میں گم اپنی کچھ بھی خبر نہیں رکھتے۔ ایسی ہی پاکیزہ، پرنور اور باوقار شخصیتوں سے متعلق رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی مرتبت ہے۔

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْاَقْسَمَ علی اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ.

یعنی پروردگار کی مخلوق میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو بکھرے بال، پریشاں حال، بوسیدہ کپڑے اور چہرہ گرد میں اٹا ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی دروازے پر پہنچ جائیں تو لوگ انہیں دھکے دے کر باہر کردیں مگر رب کائنات کی بارگاہ میں ان کی مقبولیت و محبوبیت

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا یہ عالم ہے کہ جب وہ کسی بات کی قسم کھالیں تو خداوند قدوس ان کی قسمیں پوری فرماتا ہے۔ ایسی ہی ذات گرامی کو ہم مجذوب کہتے ہیں۔

آسمانِ علم وفضل کے بدرِ منیر مولائے روم حضرت علامہ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مجذوب کی بارگاہ عالی جاہ میں ایک منظوم خراجِ محبت نذر کیا ہے۔ یہاں پہ صرف ترجمہ پیش کررہا ہوں۔ تاکہ خدائے لم یزل کے دربار عالی میں ان اولیائے مجذوبین کی اہمیت، بلندیٔ درجات، رفعتِ شان اور عظمت مکان کا صحیح طور پر اندازہ ہو سکے۔ فرماتے ہیں:

''خبردار! اللہ کے مجذوب بندوں کے ساتھ ہرگز گستاخی نہ کرنا کیونکہ یہ حضرات دریائے وحدت کے مگرمچھ ہیں۔ جس طرح مگرمچھ دریا میں خوف وہراس سے بے نیاز ہوکر گھومتا پھرتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے یہ مقدس بندے روئے زمین پر ہر رنج وغم سے بے پرواہ ہوکر چلتے پھرتے ہیں۔ اگرچہ ان کا ظاہر غبار آلود ہوتا ہے لیکن ان کا باطن نورِ عرفان اور تجلیات ربانی سے مزین وآراستہ ہوتا ہے۔ موت سے پہلے ہی اپنی ہستی کو فنا کرلیتے ہیں۔ اور دنیا میں ہی دین کی سلطانی فرماتے ہیں۔

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ''ملفوظات شریف'' میں مجذوب سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

''مجاذیب خود اپنے سلسلہ میں ہوتے ہیں۔ ان کا کوئی سلسلہ نہیں۔ ان سے آگے (سلسلہ) پھر نہیں چلتا۔[1]

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا''۔[2]

---

[1] ملفوظ شریف، ج ۴، ص ۱۲ [2] ایضاً، ص ۸۰

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف التواریخ کے مصنف نے رسالہ مخزنِ اسرار الٰہیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

اللہ والوں میں ایک جماعت قلندر اور مجذوب کی ہے۔ جس وقت عارف حق کو سرکار مدینہ سکونِ قلب وسینہ محمد عربی ﷺ کا سامنا ہوتا ہے اگر مجذوب بنانا ہوتو سرخ رنگ کا پیالہ اور اگر سالک بنانا ہوتو سفید رنگ کا شربت پلایا جاتا ہے۔ کسی کو ایک اور کسی کو زیادہ، نیز ظرف کے مطابق قوت برداشت بھی عطا کی جاتی ہے۔

مجذوب کے اقسام: مجذوب کی دو قسمیں ہیں۔ اول مجذوب ازلی اور اسی کو مجذوب وہبی بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ ہے کہ روزِ ازل میں ہی پروردگارِ عالم کے مشاہدۂ جمال میں کھو گیا اور اپنی تمام تر دنیاوی لذات وخواہشات سے اپنے دل کو پاک و صاف کرلیا۔ عالم ارواح سے عالم اجسام میں آیا تو اسی طرح بے نیاز رہا اور برزخ میں بھی مست مئے الست ہوکر جائے گا۔

دوم: مجذوبِ کسبی اور اس کا دوسرا نام مجذوب اختیاری بھی ہے کہ عالم اجسام کے اندر ہوش وحواس کے ساتھ آیا اور مدت تک ہوش کے دامن سے وابستہ رہا لیکن اتفاقاً کسی کامل شیخ کا فیضان ہوا اور شیخ نے اپنے خاندان کے موافق تعلیم فرمائی اور جب ہر طرف سے انوار کا غلبہ ہوا تو اختیار سے باہر آ گئے اور عقل وخرد کی ساری سرحدوں کو ایک جست میں پار کر گئے۔

مجذوب کی تعریف واقسام اور بزرگانِ دین کے اقوال کی روشنی میں شمس العارفین قمر المجذوبین، قدوۃ الواصلین، حضرت الحاج نعمت علی شاہ خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پاک کا مطالعہ کیجئے تو آپ محسوس کریں گے کہ اس مرد حق آگاہ، عابد شب زندہ دار، عارف باللہ کی کتاب زیست کا ہر باب کتنا تابندہ اور باب کا ہر گوشہ کس قدر انوکھا اور

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درخشندہ ہے۔

کہتے ہیں کہ رحمت حق بہانہ می جوید! اس کی سچی تفسیر دیکھنی ہو تو حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پاک کا حال پڑھیئے۔ آپ بچپن میں اپنے نانہال پنڈول بزرگ ضلع سیتامڑھی بہار کے مکتب میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مگر جب کچھ بڑے ہوئے اور علم کا اشتیاق بڑھا تو نستہ گاؤں کے مدرسہ میں داخلہ لیا جو پنڈول بزرگ سے بیس میل کی دوری پر جانب مشرق واقع ہے۔ جہاں ولی کامل، درویش زمانہ، آفتاب ولایت حضرت داتا شاہ سید نورالحلیم کاشغری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار فیض بخش خاص و عام ہے۔

مدرسہ میں چھٹی کے بعد آپ اپنے گھر پنڈول بزرگ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک مقام رتن پور ہے۔ اس سے متصل شمالی جانب ایک بہت بڑا چٹیل میدان سے آپ تنہا گذر رہے تھے کہ ایک سفید ریش نورانی چہرہ کے بزرگ نمودار ہوئے اور انہوں نے فرمایا ”بچہ تھیلی پکڑو“ وہ نامعلوم بزرگ تھیلی دے کر نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ بہت دیر تک ان کی راہ تکتے رہے۔ کافی انتظار کے بعد بھی وہ نامعلوم بزرگ نہیں لوٹے تو آپ نے اس تھیلی کو کھولا۔ تھیلی کا کھولنا تھا کہ انوار و تجلیات کی بارش میں پورا وجود تیرنے لگا۔ حجابات کے پردے اٹھتے نظر آئے اور آنِ واحد میں جذب وکیف کی ساری منزلیں طے کرلیں۔

اس واقعہ سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کا شمار مجذوب کی دوسری قسم میں ہے کہ آپ دنیا میں آنے کے بعد ہوش وحواس کے ساتھ رہے مگر اچانک کسی عارف کا ایسا فیضان ہوا کہ فہم وادراک کی تمام منزلیں آنِ واحد میں عبور کر گئے اور عقل وخرد سے بیگانہ ہو بیٹھے اور یہیں سے آپ کی کرامتوں کا صدور ہونے لگا۔

وطنِ اصلی: آپ کے مورثِ اعلیٰ مہیشی ضلع چمپارن کے باشندے تھے۔ آپ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے آباو اجداد میں جناب عبدالغنی صاحب مرحوم وطن اصلی کو چھوڑ کر دُدری پہنچے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ ایک شریف النفس، دیندار، صاحب ثروت اور ایک مذہبی انسان تھے۔

نسب نامہ بشکل شجرہ:

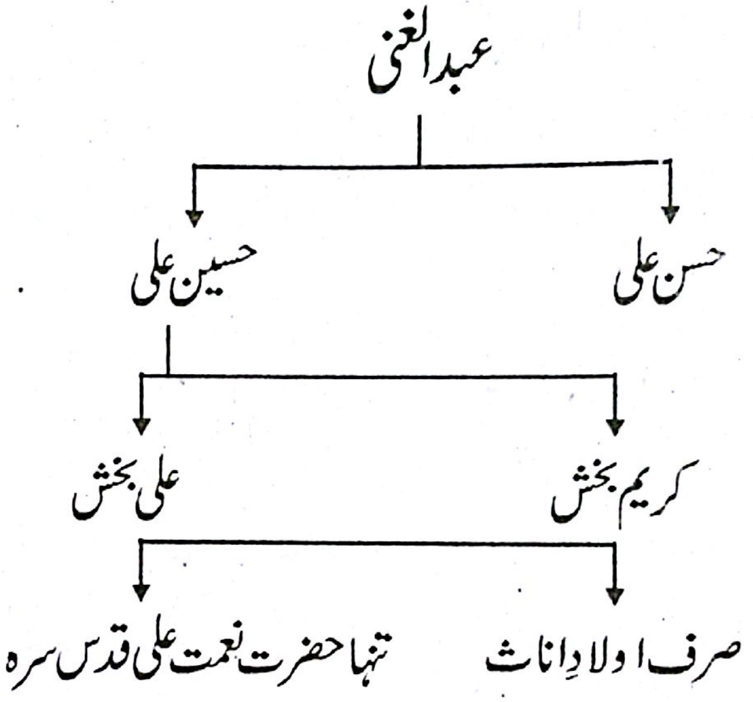

ولادت باسعادت: آپ کی پیدائش کا دن اور تاریخ تو معلوم نہ ہو سکی البتہ ہجری کے اعتبار سے آپ کی ولادتِ کریمہ ''ددری'' گاؤں میں ۱۲۸۷ھ کو ہوئی۔ ددری ضلع سیتامڑھی میں ایک بہت زرخیز بستی ہے جہاں آج اہل سنت و جماعت کا عظیم قلعہ اور علم و دانش کا خوبصورت تاج محل آباد ہے۔ جو دارالعلوم فیض الرضا کی شکل میں امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا فیض اقصائے ہند میں تقسیم کر رہا ہے۔ یہ ادارہ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی عبدالحلیم صاحب قبلہ اشرفی رضوی اور قاضی شریعت حضرت مفتی اشرف رضا صاحب قبلہ قادری کی بالغ کوششوں کا حسین ثمرہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والدہ ماجدہ کا وصال: آپ صرف ۶ دن کے تھے کہ آپ کی والدہ محترمہ دنیا سے رحلت فرما گئیں اور آپ بظاہر ان کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے۔

تربیت: جب آپ کی والدہ محترمہ کا وصال ہو گیا تو آپ کی خالہ صاحبہ آپ کو پنڈول لے کر آ گئیں اور یہیں نانا جان کے سایۂ کرم میں پروان چڑھتے رہے۔ خالہ محترمہ بڑے ہی ناز ونعم اور لاڈ و پیار سے آپ کی پرورش کرتی رہیں۔ ادھر والد صاحب نے دوسرا نکاح فرمایا جس سے کئی اولادیں ہوئیں۔ مگر سب بچپن ہی میں انتقال کر گئیں۔ نانا محترم بھی کچھ دنوں کے بعد دنیا سے چل بسے اور آپ تنہا اپنی دادیہالی اور ننھیالی حصہ کے مالک اور وارث ہوئے۔

نام ولقب: آپ کا اسم مبارک نعمت علی ہے اور عرفِ عام میں خاکی بابا کے نام سے مشہور ہوئے۔

آپ کا سراپا: قد میانہ، رنگ گورا، چہرہ نورانی بارعب، جسم کی ساخت متوسط، سینہ پاک کشادہ علم باطن سے مزین، آنکھیں پرنور، ریش مبارک کے بال لمبے قریب سینہ تک، مونچھیں پست، زلف اقدس کاندھے تک ہمیشہ بکھری ہوئی۔

لباس و پوشاک: سر اقدس پر ٹوپی کے بجائے سات ہاتھ کی کالی چادر ہوتی جس کا کچھ حصہ سر پہ اور کچھ حصہ گردن مبارک سے لپٹا ہوا ہوتا۔ کرتا کلی دار گھٹنے سے کچھ نیچے کالے رنگ کا۔ پائجامہ کالا عربی طرز کا چوڑی دار، دست اقدس میں بانس کا موٹا ڈنڈا مثل عصا ہوتا۔ کسی مریض کو اگر اس سے مار دیتے تو مرض سے شفا مل جاتی۔ وہ فیض بخش عصا آج بھی پنڈول بزرگ خانقاہ میں موجود ہے جس کی لمبائی چار فٹ ایک انچ اور چوڑائی نو انچ ہے۔

رسمِ مناکحت: آپ کا نکاح اپنے ماموں کی صاحبزادی سے ہوا۔ اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور صاحب اولاد ہو کر انتقال کی۔ نواسہ اور نواسی بھی زیادہ دنوں

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک دنیا میں نہ رہ سکے۔ کچھ دنوں کے بعد اہلیہ محترمہ کا بھی انتقال ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔

دنیا سے بے رغبتی اور توجہ الی اللہ: حضرت حق جل مجدہ نے آپ کو بہت ساری زمین و جائیداد کا مالک بنایا تھا۔ مگر ذکر خدا، تصفیۂ باطن، تزکیۂ نفس اور یاد حق میں اس قدر متوجہ ہوئے کہ دنیا کی عشرت اور دولت و ثروت آپ کو اپنی طرف نہ کھینچ سکی۔ نامعلوم بزرگ کی عطا کردہ تھیلی لے کر جب گھر لوٹے تو مسجد کے قریب جنوبی جانب ایک سرنگ تیار کیا۔ ایک گھڑا پانی اور چالیس عدد کھجور۔ لے کر اندر داخل ہوئے۔ دنیاوی لذات اور نفسانی خواہشات سے کنارہ کش ہو کر چالیس یوم تک ریاضت و مجاہدہ میں مصروف رہے۔ چالیس دن کے بعد جب باہر تشریف لائے تو دیکھنے والوں نے ماتھے کی آنکھ سے مشاہدہ کیا کہ چہرے سے نور کی برکھا ہو رہی تھی۔ پیشانی سے ولایت و کرامت کا سویرا نمودار تھا۔ نگاہوں سے شراب معرفت کے جام چھلک رہے تھے اور نور کے سمندر میں پورا وجود شرابور نظر آ رہا تھا۔

نماز کی پابندی: حضرت (خاکی بابا) علیہ الرحمہ پہ اکثر استغراقی کیفیت، طاری رہتی تھی۔ مگر اس جذب و کیف کی حالت میں بھی نمازوں کو اپنے وقتوں میں ادا کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ سفر و حضر ہر جگہ نہایت پابندی سے نماز ادا فرماتے تھے اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے قول ”سچے مجاذیب نماز نہیں چھوڑتے“[1] کے کامل نمونہ تھے۔

---

[1] ملفوظ شریف، ص ۱۲

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریعت مقدسہ کا پاس ولحاظ. جذب وکیف کی منزل میں شریعت مطہرہ کا مکمل طور پر پاس ولحاظ فرماتے۔ جب بھی کسی مسئلہ میں شک اور تردد ہوتا تو وقت کے عظیم فقیہ، نابغہ روزگار محقق، باکمال محدث مجدد دین وملت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری محدث بریلوی کی بارگاہ میں رجوع کرتے۔ فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے مختلف مسائل پر مشتمل ان کے استفتا کی نقل قارئین کی خدمت میں حاضر کرر ہا ہوں جوانہوں نے ضرورت کے تحت وقت کے مجدد سے فتویٰ حاصل کیا تا کہ قارئین یہ سمجھ سکیں کہ امام احمد رضا قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول

''سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا'' کی کتنی سچی تصویر تھی۔ آپ کی ذاتِ گرامی اور پھر یہ کہ جذب وکیف کے اس قدر غلبہ کے باوجود استقامت فی الدین اور احکامِ شریعہ پر عمل ان کی زندگی کا کتنا پرکشش باب ہے

مسئلہ ا: از پنڈول بزرگ ڈاکخانہ رائے پور، ضلع مظفر پور، مسؤلہ۔نعمت علی شاہ خاکی بابا۔۹ محرم الحرام ۱۳۳۹:

کیا حکم ہے علماء دین شرع متین کثر هم الله البقاهم کا اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص انتہائی سہو ونسیان کی وجہ سے کوئی بات ٹھکانے سے یاد نہیں رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ نماز کے لئے جب وضو کرتا ہے تو ایک ایک عضو کو دس دس مرتبہ دھوتا ہے اور پھر بھی اس کو خیال ہوتا ہے کہ دو ہی مرتبہ یا ایک ہی مرتبہ دھویا ہے۔ نماز کے لئے کھڑا ہوا تو تکبیر تحریمہ پانچ پانچ مرتبہ کہا۔ چار رکعت پڑھا دو رکعت خیال کیا۔ علیٰ هذا القیاس تسبیحِ رکوع وسجود میں غرض کہ دنیوی کام بھی مثلاً کوئی چیز کہیں رکھ دیا یا کسی کو دے دیا پھر خیال جو کیا تو اس کے خلاف ہوا۔ ایسی حالت میں اس شخص نے ایک آدمی اس کے ارکان وتسبیح وغیرہ شمار کرنے کے لئے مقرر کیا تا کہ وہ گن کرتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دے۔ آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور وہ شخص ایسے سہو ونسیان کی حالت میں ان سب باروں میں کیا کرے؟

الجواب: آدمی مقرر کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم[1]۔

مسئلہ ۲: از پنڈول بزرگ ڈاکخانہ رائے پور ضلع مظفر پور، مسئولہ نعمت علی شاہ خاکی بوراہا، ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کمال درجہ کا بھول رکھتا ہے۔ نماز کے اندر وضو وتکبیر ورکوع وسجود وقیام بلکہ ہر رکعت نماز پنج وقتی میں بھول کے خوف سے بلند قرأت کے ساتھ پڑھتا ہے تاکہ بھول نہ جائے۔ کتنا ہی وہ شخص دل میں خیال وغور کر کے پڑھتا ہے تاہم بھول جاتا ہے۔ کچھ بھی خیال نہیں رہتا اور وہ شخص جب نماز پڑھنے لگتا ہے تو ایک شخص کو سامنے بٹھاتا ہے تاکہ جو کچھ سہو واقع ہو تو اس کو بتلاتا جائے اس شخص کو نماز کے اندر بہت پریشانی ہوتی ہے اس کے علاوہ وہ کہتا ہے کہ نماز چھوڑوں اور وہ شخص بہت تندرست اور مستقل مزاج ہے۔ ایسی حالت میں اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: کسی شخص کو پاس بٹھالینا اور اس کے بتانے پر نماز پڑھنا نماز باطل کرے گا۔ فجر ومغرب وعشا میں منفرد کو با آواز بلند پڑھنے کی اجازت ہے۔ ظہر وعصر میں صحیح مذہب پر اجازت نہیں۔ چارۂ کار یہ ہے کہ وہ جماعت میں مقتدی ہو کر پڑھے تو مقتدی کو قرأت کرنی نہ ہوگی اور امام کے افعال انہیں بتانے اور یاد دلانے والے ہوں گے۔ جماعت ویسے بھی واجب ہے اور ایسے شخص پر نہایت واجب ہے کہ بغیر اس کے اس کی نماز ٹھیک ہی نہیں۔ سنتیں اور نفل جو پڑھے ان میں کسی شخص کو

---

[1] فتاوٰی رضویہ، ج۳، ص۶۴۶، باب سجود السہو۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام کرے کہ نفل محض میں تین تک جماعت جائز ہے اور جب کوئی شخص امامت کو نہ ملے تو اپنی یاد پر پڑھے رکعتوں میں اگر شبہ ہو تو کم سمجھے۔ مثلاً ایک اور دو میں ایک سمجھے، دو اور تین میں دو اور جہاں جہاں قعدہ اخیرہ کا شبہ ہو تو وہاں بیٹھتا جائے۔ اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ اور اگر کسی طرح اپنی یاد سے نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو معاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم[1]۔

جواب کی خط کشیدہ عبارت کو بار بار پڑھیے اور امام اہل سنت محدث قادری احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کی فقہی بصیرت، تفقہ فی الدین، امعان نظر اور نگاہِ ولایت کو آپ بھی سلام کیجئے کہ جہاں انہوں نے پوچھے گئے سوال کی مکمل توضیح و تنقیح فرمادی وہیں حضرت نعمت علی شاہ خاکی بابا علیہ الرحمہ کے مجذوب کامل ہونے پر مہر تصدیق ثبت فرمادی۔

مسئلہ ۳: از پنڈول بزرگ، ڈاکخانہ رائے پور، ضلع مظفر پور، مسؤلہ۔ نعمت اللہ شاہ صاحب، خاکی بوراہا، ۹ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ۔

اگر کسی نے بی بی کے نزع کے وقت اس سے کہا کہ میرا دین مہر معاف کیا اس نے زبان سے بوجہ آواز بند ہو جانے کے جواب نہ دیا لیکن سر ہلا دیا تو اس کا دین مہر معاف ہوا یا نہیں؟

الجواب مرض الموت میں مہر کی معافی بے (بغیر) اجازت دیگر ورثہ معتبر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم[2]۔

مسئلہ ۴: خادمِ نعمت خاکی بوراہا، از۔ پنڈول بزرگ، ڈاکخانہ رائے پور، ضلع مظفر پور۔ ۹ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ۔

---

۱ ایضاً، ج ۳، ص ۶۴۷، باب سجود السہو۔ ۲ ایضاً، ج ۵، ص ۵۱۵، باب المہر۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی سے ہم نے کوئی چیز لیا کہ لاؤ ہم بطور امانت رکھیں گے اور پھر بعد کو دے دیں گے۔ اس میں سے کچھ غائب ہوگئی اور وہ شخص دینے والا طلب بھی نہیں کرتا ہے۔ اب اس کے لئے قیامت میں نہ دینے پر جواب دہ ہوں گے یا نہیں، ہاں! اس شئ پر اس کا نشان، پتہ مرقوم ہے۔

جواب: اگر اس کی بے احتیاطی سے اس میں سے کچھ غائب ہوگیا تو اس پر اس کا تاوان واجب ہے۔ بے اس کے معاف کیے معاف نہ ہوگا۔ اور اگر اس نے پوری احتیاطی کی اور وہ شئے کل یا بعض جاتی رہی تو اس پر الزام نہیں۔ بلکہ اس کا تاوان لینا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم[1]۔

مسئلہ ۵: از پنڈول بزرگ، ڈاکخانہ رائے پور، ضلع مظفر پور، مرسلہ نعمت علی۔ ۱۴ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دینِ مبین ان مسائل میں کہ

(۱) جناب باری عزاسمہ کے کتنے نام ہیں اور شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے؟

(۲) سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص میں صرف خدا کی ہی تعریف ہے یا رسول اللہ ﷺ کی بھی؟

(۳) جو بزرگ عالم حیات میں اپنے معتقدوں کو تعلیم فرماتے ہیں اگر بعد وصال کے خواب میں تعلیم کریں اس پر یعنی خواب کی باتوں پر شرع کی رو سے چلنا کیسا ہے؟

(۴) سنا ہے کہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے لال کافر کو مارا اور وہ بھاگا ہنوز زندہ ہے۔ آیا اس کی کوئی خبر حدیث سے ہے اور کب تک زندہ رہے گا اور پھر ایمان لائے

---

[1] ایضاً، ج ۸، ص ۳۳-۳۴

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا نہیں؟

(۵) حنانہ لکڑی جو آپ کے فراق میں نالاں تھی قیامت کے دن اس کا کیا حال ہوگا؟

الجواب: (۱) اللہ عزوجل کے ناموں کا شمار نہیں کہ اس کی شان غیر محدود ہے۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے پاک بھی باکثرت ہیں کہ کثرت اسما صرف مسمّٰی سے ناشی ہے۔ آٹھ سو سے زائد مواہب اور شرح مواہب میں ہے اور فقیر نے تقریباً چودہ سو پائے۔ اور حصر ناممکن!

(۲) سورۂ فاتحہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مدح ہے۔ الصراط المستقیم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے اصحاب بوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے چاروں فرقوں کے سردار انبیاء ہیں اور انبیاء کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

شیخ محقق اخبار الاخیار میں بعض اولیاء کی تفسیر بتائی۔ جس میں انہوں نے ہر آیت کو نعت قرار دیا۔ اس میں سورۂ اخلاص بھی شامل ہے۔

(۳) اچھے خواب پر عمل خوب ہے اور اچھا وہ کہ موافق شرع ہے۔

(۴) یہ بے اصل ہے۔

(۵) وہ جنت کا ایک درخت کیا جائے گا۔ کما فی الحدیث واللہ تعالیٰ اعلم[۱]۔

مندرجہ بالا فتاویٰ کی روشنی میں یہ بات کامل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ آپ جذب کے عالم میں بھی شریعت اسلامیہ کے کیسے پاسدار تھے اور آپ کی پرنور حیاتِ طیبہ شریعت مقدسہ سے کس قدر عبارت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی شرعی [illegible] پر آپ کو شک گذرا فوراً امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، مفتی الشاہ امام احمد

---

[۱] ایضاً، ج ۴، ص ۱۶۱۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضا قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے استفتا کیا اور وقت کے اس پیرِ اسلام نے جو جواب عنایت فرمایا اس کی روشنی میں اپنی زندگی گذارتے رہے۔ گویا جذب و کیف کے ماحول میں بھی شریعت مطہرہ پہ کاربند رہنا اور احکام دینیہ پر عمل کرنا جہاں آپ کی تابندہ کرامت ہے وہیں امام اہل سنت کے قول صادق کی منہ بولتی تصویر ہے۔

اب اگر الاستقامہ علی الشریعة اشد من الف کرامة کی بہاریں دیکھنی ہوں تو اس پیکر خاکی کی مقدس صبح و شام کا مطالعہ کیجئے جس کی کرامت میں شریعت کے ہزاروں جلوے آباد ہیں۔

اب آیئے اس گلیم پوش درویش کامل کے کشف و کرامات کا ایک اجمالی جائزہ لیتے ہیں۔ کیوں کہ کسی بھی ذات کی حقیقی عظمت کو سمجھنے کے لئے یقین واذعان کے اس سرچشمے کا سراغ بھی لگانا ضروری ہے جہاں سے کرن پھوٹ رہی تھی۔ اجالا پھیل رہا تھا اور جس زندگی کی ہر ساعت محبت رسول کی گرمی سے شعلہ بداماں تھی۔ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و کرامات کے جو بکھرے تارے ہم نے مختلف آسماں سے لئے ہیں انہیں دیکھنے کے بعد یقین خود بخود پکار اٹھتا ہے کہ آپ کی ذات مطلع ولایت پر تابندہ قمر کی حیثیت رکھتی ہے۔

کشف کی عظیم ترین قوت اور علماء نوازی: پوکھریرا شریف شمالی بہار میں سنیت کا عظیم مرکز کہا جاتا ہے جسے پیکر کرامت، نقیب اہل سنت، حضرت علامہ مفتی شاہ عبدالرحمٰن صاحب مجی رحمۃ اللہ علیہ کے مولد و مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جس وقت یہ باطل جماعت مسلمانوں کے چمن اعتقاد کی شادابی کو مجروح کرنے کا ناپاک عزم لے کر آگے بڑھی اور عاشقانِ مصطفےٰ ﷺ کے دلوں میں عشق رسول کے جلتے ہوئے شمع فروزاں کو گل کرنے کی سعی ناکام کر رہی تھی تو ان کے ارادوں کو تکمیل سے

پہلے آپ کی ذاتِ مبارکہ نے خاک میں ملا دیا اور اپنی تحریر و تقریر، ارشاد و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ مسلمانوں کے دین و ایمان کے مسکراتے گلشن کی حفاظت فرمائی۔ آپ ایک نکتہ رس مصنف، عمدہ محقق، لاجواب مدرس اور متبحر عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ولی کامل، مردِ حق آگاہ اور عابد شب زندہ دار بھی تھے۔ آپ نے پوکھریرا شریف کی سرزمین پر نور الہدیٰ کے نام سے ایک سنی ادارہ قائم فرمایا جس سے یکتائے روزگار اور نازش باغ و بہار شخصیتیں وجود میں آئیں اور مذہبِ مقدس کی خوب سے خوب تر خدمتیں کیں اور امام احمد رضا قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک حق و عرفان کی نشر و اشاعت میں ایک کامیاب رول ادا کیا۔

آپ مدرسہ نور الہدیٰ کا سالانہ اجلاس بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا کرتے جس میں ہندوستان کے اکابر علمائے کرام، مشائخِ عظام اور اربابِ علم و دانش تشریف لایا کرتے۔ پوکھریرا شمالی بہار کی وہ دھرتی ہے جس نے شیخ الانام حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا بریلوی، تاجدار اہل سنت مفتی اعظم حضرت علامہ مصطفےٰ رضا بریلوی، صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی، سید العلما حضرت علامہ سید آل مصطفےٰ مارہروی، محدث اعظم ہند سید محمد میاں کچھوچھوی، امین شریعت علامہ رفاقت حسین، مفتی اعظم کانپور، مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن رئیس اڑیسہ، شیر بیشۂ اہلِ سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں پیلی بھیت شریف، جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ عبدالعزیز مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں کو بوسہ دینے کا شرف حاصل کیا ہے۔

ایک سال مدرسہ مذکور کے سالانہ اجلاس میں صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ مقرر خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے۔ گھر سے روانہ ہوتے وقت حضرت کے صاحبزادوں نے عرض کیا، حضور آپ مظفر پور تشریف لے جا رہے ہیں۔ واپسی میں وہاں سے ہم لوگوں کے لئے تحفے میں لیچی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیتے آئیں گے۔ حضرت نے بچوں سے وعدہ فرمالیا۔ آپ مظفر پور پہنچے اور رات کو پوکھریرا شریف کے اجلاس میں ایک دل پذیر تقریر فرمائی۔ صبح فجر کی نماز کے بعد بیل گاڑی پر سوار ہو کر پوکھریرا شریف سے مظفر پور کے لئے روانہ ہو گئے۔ ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ ٹرین پر تشریف فرما ہوئے۔ بس ٹرین کھلنے ہی والی تھی کہ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ لیچی سے بھری دو ٹوکری حضرت صدرالافاضل کی خدمت عالیہ میں پیش کرتے ہوئے فرمایا:

''مولانا آپ نے اپنے بچوں سے جو وعدہ فرمایا تھا وہ بھول گئے۔ لیجئے یہ ہے مظفر پور کا تحفہ، اپنے بچوں کو پیش کر دیجئے گا''۔

اب ذرا حضرت صدرالافاضل کا تأثر ملاحظہ فرمایئے۔ جو حضرات آپ کو رخصت کرنے کے لئے مظفر پور تک ساتھ گئے تھے ان سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا:

''اسے کہتے ہیں اہلِ اللہ کا تصرف! میں نے کسی سے یہ ذکر ہی نہیں کیا کہ میرے بچوں نے مجھ سے واپسی پر لیچی کی فرمائش کی ہے مگر کئی سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہوئی گفت و شنید کو سماعت کرنا اور دلوں کے احوال سے باخبر رہنا یہ اولیائے کاملین ہی کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ یقیناً حضرت خاکی بابا کشف کی عظیم ترین قوت کے مالک ہیں۔

مورخ اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمود احمد صاحب قبلہ رفاقتی، سجادہ نشین خانقاہ امین شریعت، بھوانی پور، اسلام آباد، مظفر پور (بہار) نے بھی اپنے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس واقعہ کی تائید و توثیق فرمائی ہے۔

اس واقعہ سے جہاں صاحب تذکرہ کے کشف کا پاکیزہ پہلو نمایاں ہوتا ہے وہیں علمائے اہل سنت اور اکابر دین و ملت سے سچی دوستی اور ان کی خدمت و محبت کرنے کا درس بھی ملتا ہے۔

دینی ہمدردی، گستاخی کی سزا: ہر دور میں دیوانۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کور

باطنوں کی کشاکش رہی ہے۔ ہر زمانے میں ان حضرات کو تختۂ مشق اور نشانۂ آزمائش بنایا گیا ہے۔ مگر ان بدبختوں کو کیا معلوم کہ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کی مٹھی میں نظام کائنات کی دھڑکنیں ہیں:

ایک رند مست کی ٹھوکر میں ہیں   شاہیاں، سلطانیاں، دارائیاں

چنانچہ آپ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا کہ کچھ مخالفین نے آپ کو جان سے مار ڈالنے کی سازشیں رچیں۔ مگر جب تمام حربے ناکام ہو گئے تو روپے کی لالچ دے کر گاؤں کی ایک ساحرہ کو تیار کیا تا کہ وہ اپنی طلسماتی کرشمہ سازی کے ذریعہ حضرت کا خاتمہ کر دے۔ معاذ اللہ حرص میں آ کر وہ ساحرہ تیار بھی ہو گئی اور ایک منظم پلان کے تحت حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں پہنچی۔ اس وقت خانقاہ میں حضرت مجی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت علامہ ولی الرحمٰن صاحب قبلہ بھی تشریف رکھتے تھے۔ ساحرہ نے کہا ''ہو خاکی بابا آج ہمرے کے یہاں توری اور مولانا ولی دونوں آدمی کی دعوت ہو'' (ہو خاکی بابا آج ہمارے یہاں آپ کی اور مولانا ولی دونوں آدمی کی دعوت ہے) حضرت نے دعوت قبول فرمالی۔ رات کو حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا ولی الرحمٰن صاحب کو ساتھ لے کر ساحرہ کے گھر پہنچے۔ ساحرہ نے کھانا تیار کیا اور اس میں زہر ملا دیا۔ جب دونوں حضرات دسترخوان پر جلوہ فرما ہوئے تو روٹی اور مچھلی کی پلیٹ سامنے لائی گئی۔ حضرت نے روٹی توڑ کر مچھلی کی پلیٹ کی طرف جیسے ہی اپنا دست مبارک بڑھایا کہ مچھلی کی بوٹیاں تڑپنے لگیں۔ آپ نے فرمایا، اے بڑھیا تو کھانے میں زہر ملا دیہی ہے۔ ساحرہ انکار کے لہجے میں بولی نہ خاکی بابا نہ! آپ نے فرمایا، اے بڑھیا تو خود سن مچھلی کی بوٹی کا کہہ ہو، ہو خاکی نہ کھا، ہو ولی نہ کھا (مچھلی کی بوٹی کہہ رہی ہے خاکی نہ کھایئے ولی نہ کھایئے) آپ نے غضب ناک نگاہوں سے ساحرہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اگر تو خاکی کو جان سے ختم کر دیتی تو کوئی بات

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ رہلے، مگر مولانا ولی الرحمٰن دنیا سے چلا جیتئے تہ اسلام کا کتا نقصان ہوتیے۔" یہی مولانا سب تہ دین کی بات اور شریعت کا مسئلہ بتا بیہہ) (اگر تم خاکی کو جان سے مار دیتی تو کوئی بات نہ تھی مگر مولانا ولی الرحمٰن صاحب دنیا سے چلے جاتے تو اسلام کا کتنا بڑا نقصان ہوتا۔ یہی مولانا حضرات تو دین کی بات اور شریعت کا مسئلہ بتاتے ہیں) بس کیا تھا؟ نگاہِ غضب اٹھی اور بڑھیا کی آنکھوں کی روشنی فوراً زائل ہوگئی اور کچھ ہی دنوں کے بعد وہ ساحرہ پاگل ہوکر مرگئی۔

ان باتوں سے جہاں آپ کی زندہ کرامت کا اظہار ہوتا ہے وہیں اسلام وسنیت سے ہمدردی، علماء کی قدر شناسی اور سنی عالم دین سے بے پناہ محبت کا سبق ملتا ہے۔

مہمان نوازی: آپ جس حجرہ شریف میں قیام فرماتے تھے اس کے ایک گوشہ میں سگہڑہ (رسّی کا طاق) لٹکا ہوتا اور اس پر ہمیشہ مٹی کی ایک ڈھکی ہوئی ہانڈی ہوتی جو میٹھائیوں سے بھری ہوتی۔ جب بھی کوئی مہمان یا شرفِ نیاز حاصل کرنے والا آتا، اپنے دست مبارک سے اسی ہانڈی سے چند قسم کی مٹھائیاں نکال کر سامنے رکھ دیتے۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ مہمانوں کا نہ ٹوٹنے والا سلسلۂ عوام کی بھیڑ بھاڑ اور آپ اسی ہانڈی کی مٹھائی سے سب کی ضیافت فرماتے۔ ہانڈی کبھی خالی نہیں ہوتی۔ مٹھائی سے ضیافت فرمانے کے بعد کھانا اور ناشتہ کھلاتے تھے۔

بدعقیدہ مولوی کی زبان گنگ ہوگئی: عمدۃ المحققین پیر طریقت حضرت علامہ مفتی محمود احمد صاحب قبلہ رفاقتی، سجادہ نشین خانقاہ امین شریعت بھوانی پور مظفر پور نے فقیر تذکرہ نگار سے حضرت ممدوح کی ایک کھلی کرامت بیان فرمائی کہ حضرت خاکی بابا اور حضرت ولی الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہم کسی بارات میں تشریف لے گئے۔ اتفاق سے بارات جس گاؤں میں گئی وہاں کی مسجد پہ وہابی امام قابض تھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ہوولی چل نہ جمعہ کی نماز پڑھ نہ لی (مولانا ولی چلیے

نا جمعہ کی نماز پڑھ لیجئے) مولانا نے فرمایا حضرت اس مسجد میں وہابی مولوی امامت کرتا ہے اور ہم سنیوں کی نماز بدعقیدہ مولوی کی اقتدا میں درست نہیں ہوگی۔ لہٰذا ہم لوگ جمعہ کی جگہ ظہر کی نماز ادا کریں گے۔ حضرت نے فرمایا ہوولی چل نہ تو ہی امامت کر دیہہ (مولانا ولی چلئے آپ ہی امامت فرمائیں گے)۔ چنانچہ دونوں بزرگ مسجد میں پہنچے اور اپنی اپنی سنتیں ادا کیں۔ جب خطبہ کا وقت ہوا تو بدعقیدہ مولوی منبر پہ چڑھ گیا۔ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ نے جیسے ہی اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اس کی قوتِ گویائی سلب ہوگئی اور ایک حرف بھی نہ ادا کر سکا۔ پھر حضرت نے فرمایا "ہوولی تو پڑھاؤ نہ اُو کے نہ پڑھاوے آوجیے" (مولانا ولی آپ پڑھایئے اسے پڑھانا نہیں آتا ہے)۔ حضرت کے ارشاد کے مطابق حضرت مولانا ولی الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ پڑھا اور امامت فرمائی۔

مٹی کے ڈھیلا کی سواری: خداوند قدوس نے اپنے محبوبان بارگاہ کو ایسی قوت اور تصرف کی دولت بخشی ہے کہ جسے چاہیں اپنا تابع فرمان کرلیں۔ چنانچہ اس ضمن میں حضرت کا ایک واقعہ زبان زد خاص وعام ہے کہ ایک دن حضرت اپنے ہم عمر ساتھیوں کے ساتھ بکری چرا رہے تھے۔ کھیت میں مٹی کا ایک بہت بڑا ڈھیلا تھا۔ آپ اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا چل۔ حکم پاتے ہی وہ ڈھیلا چلنے لگا اور حضرت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس پر بیٹھے رہے۔

یہ ہے اہل اللہ کا تصرف کہ اگر بے جان چیزوں میں بھی ٹھوکر ماردیں تو زندگی کی حرارت انگڑائی لینے لگے۔ اور کبھی ایسا ہوتا کہ اپنے ساتھیوں سے فرماتے اوپر سے مٹی پاٹ دو۔ بچے مٹی ڈال کر گڑھا برابر کردیتے۔ مگر چند لمحوں میں دیکھتے کہ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کسی دوسری طرف سے تشریف لارہے ہیں۔

ایک وقت میں دو مقام پہ موجود: رب کائنات نے اپنے مخصوص بندے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو وہ رفعت شان اور اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ ایک وقت میں کئی جگہ موجود ہوتے ہیں۔ حضور غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی، قندیلِ نورانی، محبوبِ سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اقلیم ولایت کے تاجدار اور کشورِ کرامت کے شہنشاہ ہیں، آپ ایک وقت میں اپنے ۷۰ مریدوں کے گھر افطار میں موجود تھے۔ لوگوں کو حیرت ہوئی تو آپ نے فرمایا اس میں تعجب کیا ہے؟ یہ تو خداوند قدوس کے فیضانِ خاص کا نتیجہ ہے کہ اس۔ کے محبوبین ایک وقت میں کئی جگہ موجود ہوتے ہیں۔

تذکرہ نگار کے نانا محترم عالی جناب محمد نور الحق صاحب قبلہ رضوی مرحوم اپنی دادی صاحبہ کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ کمہار تشریف لائے اور تھوڑی دیر قیام فرمانے کے بعد دادی محترمہ سے کہنے لگے، ''چچی صاحبہ ہم لوگ جا رہے ہیں۔'' دادی اماں نے عرض کیا، ہو خاکی بابا غریب کیں ہاں کچھ کھا پی لی تہ کل چلے جیہہ (ہو خاکی بابا، غریب کے گھر کچھ کھا پی لیجئے تو کل تشریف لے جایئے گا)۔ حضرت نے فرمایا چچی صاحبہ! جب آپ کہہ رہی ہیں تو ہم لوگ رُک جاتے ہیں۔ یہ کہہ کر کچھ عقیدتمندوں کو ترکی بازار رخصت کرنے کے لئے آبادی سے باہر تشریف لائے۔ یہ ترکی بازار کمہار سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر مغربی اور جنوبی کونے پر واقع ہے۔ کچھ دور پہنچانے کے بعد حضرت واپس آ گئے۔ اور شب کمہار میں گذاری۔ اس وقت دروازے پر ایک چھوٹی سی بکری تھی۔ اسے ذبح کرا دی گئی۔ تاہم یہ فکر دامن گیر تھی کہ اتنے سارے آدمیوں کے لئے اس چھوٹی سی بکری کا گوشت ناکافی ہوگا۔ حضرت نے فرمایا چچی صاحبہ! آپ کیوں پریشان ہیں۔ یہی گوشت ہم سب کو کافی ہوگا۔ کھانا تیار ہوا اور تقریباً ساٹھ ستر آدمیوں نے شکم سیر ہو کر کھانا تناول فرمایا۔ مگر الحمد للہ کسی چیز میں کمی نہ آئی۔ جن لوگوں کو ترکی بازار کے لئے رخصت کیا تھا ان

لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ہم لوگوں کے ساتھ ترکی بازار میں رات کی تقریب میں شامل تھے۔ یہ سن کر سب حضرات حیرت میں پڑ گئے کہ حضرت تو رات کمہار میں قیام فرما تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ ''چپ رہ رے حرم رونی کا تو سب کا بولتا جاہے'' (چپ رہو تم لوگ کیا بول رہے ہو)۔

جنات کے مکر و فریب سے آگاہی: ایک شخص آسیبی مریض کو لے کر مولوی بشارت کریم گرہولوی کے گھر جا رہا تھا۔ درمیان راہ میں۔ جن مریض کے جسم سے جدا ہو کر مولوی بشارت کریم کے پاس پہنچا اور مسئلہ دریافت کیا کہ جو شخص بہت دنوں سے کسی مکان میں مقیم ہو اسے زبردستی مکان سے نکالنا کیسا ہے۔ مولوی بشارت کریم نے جواب دیا کہ کسی کو جبراً مکان سے نکالنا درست نہیں۔ انہوں نے مسئلہ تو بتا دیا مگر انہیں کیا خبر کہ سائل انسانی شکل میں جنات ہے۔ اِدھر جن جواب سن کر بہت ہی خوش ہوا۔ اور پھر مریض کے جسم پر سوار ہو گیا۔ جب وہ شخص مریض کو لے کر مولوی بشارت کریم کے گھر پہنچا اور ساری کیفیت بتائی تو مولوی بشارت کریم نے اپنی ترکیب شروع کی۔ جنات نے کہا کہ

جناب مولوی صاحب ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ کسی کو زبردستی مکان سے نکالنا اچھا نہیں اور خود اس کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ یہ سن کر مولوی بشارت کریم ہکا بکا رہ گئے اور کہا اسے خاکی بابا کی بارگاہ میں لے جاؤ۔ وہیں ٹھیک ہوگا۔ مولوی بشارت کریم دیوبندی عقیدہ رکھتے تھے۔ غالباً عالم اہل سنت حضرت علامہ عبدالرحمٰن محبی رحمۃ اللہ علیہ سے علم غیب کے موضوع پر ان کی بحث بھی ہوئی تھی جس میں انہیں شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا اور مجمع عام میں رسوا ہوئے۔ مگر اپنی بدعقیدگی سے توبہ نہ کر سکے۔ سچ ہے:

اللہ جسے توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں
فیضانِ محبت عام تو ہے عرفانِ محبت عام نہیں

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ باتیں اس لیے تحریر کرنی پڑی کہ سنی عوام اپنی سادہ لوحی کی بنا پر انہیں ولی مانتی ہے اور ان کی کرامتوں کو بیان کرتی ہے۔ مگر یاد رکھیے جو بارگاہِ رسالت کا گستاخ ہو وہ مسلمان ہی نہیں۔ چہ جائیکہ اسے ولی مانیں۔ اور اگر ایسا شخص کوئی کرشمہ دکھاتا ہے تو اسے شعبدہ بازی تو کہہ سکتے ہیں، کرامت نہیں۔

الغرض مولوی بشارت کریم جب اپنی ترکیب میں ناکام ہوئے تو مریض کو حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں روانہ کر دیا۔ جب مریض پنڈول بزرگ کی طرف آنے لگا تو جنات نے وہی داؤ آزمانا چاہا جو مولوی بشارت کریم پہ آزمایا جا چکا تھا۔ یعنی مریض کے جسم سے الگ ہو کر انسانی صورت میں حضرت کی خانقاہ میں پہنچا۔ آپ اس وقت وضو فرما رہے تھے۔ جنات نے وہی مسئلہ یہاں بھی دریافت کیا۔ مگر حضرت کی نگاہِ ولایت دیکھ رہی تھی کہ یہ انسانی شکل میں شیطان ہے۔ آپ نے بڑے ہی پر جلال انداز میں فرمایا، ”خبیث مردود تو ہمرے، بشرتا سمجھے ہے بشرتا بھاگ ہے کہ نہ“ (تم نے ہمیں بشارت کریم سمجھا ہے بھاگتا ہے کہ نہیں)۔

حضرت کا جلال دیکھ کر جنات بھاگ کھڑا ہوا۔ گویا حضرت کی نگاہِ کرامت نے جہاں یہ بتایا کہ یہ انسان نہیں شیطان ہے، وہیں کشف سے یہ بھی معلوم کر لیا کہ یہ مولوی بشارت کریم کو دھوکا دے کر آیا ہے۔ جب کہ مولوی بشارت کریم کا گھر حضرت کی خانقاہ سے کئی میل کی دوری پر ہے۔ لیکن حضرت رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے سوال و جواب کو سماعت فرما رہے ہیں اور نگاہِ ولایت سے ہوئے واقعہ کا مشاہدہ بھی کر رہے ہیں۔ اب اگر آپ کے ہاتھوں میں شعور و آگہی کا چراغ ہے تو انصاف کا خون کیے بغیر جواب دیجئے کہ ایک مجذوب کئی میل کی دوری سے پیدا ہونے والے احوال کا مشاہدہ اس طرح فرما رہا ہے گویا نظروں کے سامنے ہے تو وہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم جو عالم ما کان و ما یکون ہیں، ان کے علم پاک کا انکار کرنا رسول دشمنی کا اعلیٰ نمونہ ہی

تو ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد جب مریض حضرت کی خانقاہ میں پہنچا اور جیسے ہی اس نے اپنی سرگزشت شروع کی۔ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ”رے حرم رونی کا کاہے کو آیا ہے جو نہ تو تہ اچھا ہو گیا“ (اے حرم رونی کا تم کیوں آئے ہو جاؤ تم تو اچھے ہو گئے)۔

الحمد للہ مریض اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس مرض سے شفا پا گیا اور اس کو پریشانی سے دائمی نجات مل گئی۔

آپ کے عقیدت کیشوں میں سبھی لوگ تھے کیوں کہ ان بوریا نشین اور گلیم پوش فقیروں کی بارگاہ ہر دور میں ضرورت مندوں کی حاجت روائی کا مرکز رہی ہے اور ان کا دربار روحانی اور جسمانی بیماری کا دار الشفار ہا ہے۔

آپ کی بارگاہ میں جو بھی جائز تمنا، نیک آرزو، پاکیزہ مقصد اور صالح ارادہ لے کر حاضر ہوتا آپ ارشاد فرماتے ”جو رے حرم رونی کا سب پورا ہو جتو“ (جاؤ رے حرم رونی کا سب پورا ہو جائے گا)۔ اور جب آنے والا خانقاہ سے واپس ہوتا تو اس کا دامن گوہر مراد سے بھرا ہوتا۔

اعضاء بکھرے ہوئے تھے: جب آپ کی بارگاہ میں مخلوقِ خدا کا ہجوم زیادہ ہونے لگا تو آپ نے آبادی سے ایک فرسنگ کی دوری پر خانقاہ تعمیر کروائی کیوں کہ اللہ والے ایسی جگہوں کو زیادہ محبوب رکھتے ہیں جہاں دنیا کی ہنگامہ آرائیوں سے بے نیاز ہو کر یادِ الٰہی کی صحیح لذتوں کو حاصل کر سکیں۔ لیکن جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ شمع آبادی کو فیضیاب کر کے ویرانے کو جگمگاہٹ عطا کر رہی ہے تو پروانوں کا ہجوم، حاجت مندوں کا اجتماع، مریضوں کی بھیڑ، مصیبت زدوں اور نیاز مندوں کا مجمع یہیں اکٹھا ہونے لگا اور ضرورت مندوں کی آمد و رفت ایک لمحہ کے لئے بند ہونے کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں۔ چنانچہ خانقاہ کے قریب تالاب کے پہلو میں مغربی اور جنوبی گوشے پر ایک تہہ خانہ بنوایا اور جب پوری آبادی نیند کی لذتوں سے سرشار محوِ استراحت ہوتی تو آپ رات کے سناٹے میں حجرہ شریف سے نکل کر اس تہہ خانے میں تشریف لاتے اور ذکرِ الٰہی اور اوراد و وظائف اور تسبیح و تہلیل میں مصروف ہو جاتے اور پوری رات عبادت و ریاضت اور خدا کی حمد و ثنا میں گذرتی۔ ایک دن خانقاہ میں مقیم کچھ حضرات ضرورت کے تحت رات کو بیدار ہوئے تو حجرہ شریف کو خالی پایا۔ جب وہ لوگ تالاب کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تہہ خانے سے پرکیف روشنی پھوٹ رہی ہے اور پورا تالاب اس کے اجالے میں تیرتا ہوا دکھائی دیا۔ ان لوگوں نے جھانک کر تہہ خانے کے اندر دیکھا تو جسمِ اقدس کے اعضاء بکھرے ہوئے تھے اور ہر عضو سے اِلَّا اللّٰہ کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ صبح کو حضرت سے لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا "چپ رے حرم رونی کا تو سب کا بولتا جاہیئے (چپ رہو تم لوگ کیا بول رہے ہو)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ولی اپنے آپ کو پردۂ خفا میں رکھنا پسند فرماتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید!"

خوشبو خود اپنا تعارف پیش کر دیتی ہے عطر فروش کو کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ خوشبو ہے۔

آپ ہمیشہ اپنی علاقائی زبان استعمال فرماتے تھے۔ حرم رونی آپ کا تکیہ کلام تھا۔ ایک مرتبہ مولوی عبدالرشید صاحب بلوا غوث نگر والے نے عرض کیا، حضور آپ حرم رونی گالی دیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا یہ گالی نہیں ہے بلکہ کہتا ہوں "حرم رو" یعنی کعبہ جاؤ۔

حج و زیارت: جب یادِ رسول نے تڑپایا، عشق کی لو تیز ہوئی، غمِ ہجراں کی تپش نے بے قرار کیا اور جدائی کے لمحے ناقابلِ برداشت ہو گئے تو فوراً ایک عاشق نے

رختِ سفر باندھا، رحمتِ پروردگار نے سہارا دیا اور حج و زیارت کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز ہوئے لیکن سن اور تاریخ کی معلومات فراہم نہ ہو سکی۔

جب ایک مہجور عاشق دیارِ رسول میں پہنچا تو تڑپ کی آگ ٹھنڈی ہوئی اور دردِ فرقت کے مارے کو سکون کا مرہم نصیب ہوا۔ آپ جب کعبہ کے جلال اور گنبدِ خضریٰ کے جمال کو دل و نگاہ میں بسا کر لوٹ رہے تھے تو بارگاہِ مصطفٰے سے جان سے زیادہ قیمتی اور لازوال تحفہ ملا۔ وہ محبت ہی کیا جو محبوب کے دیار سے نامراد و ناکام لوٹے۔ یہ تو غیرتِ عشق کی توہین ہے۔ چلتے چلتے محبوب نے اپنا نقشِ پا عنایت کیا۔ یہ ایک ایسی دولت تھی کہ ایک محبت کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور دولت ہو ہی نہیں سکتی۔ اس دولت گرانمایہ پر تو کونین کی سروری اور کائنات کی تاجوری نچھاور ہے۔ اسی لیے تو استاذِ زمن حضرت علامہ حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور،
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

جب نقشِ پائے رسول کے حوالے سے حضرت مفتی عبدالحلیم صاحب قبلہ ناگ پور سے انٹرویو لیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ

امام اہل سنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی شی کا منسوب ہو جانا ہی ہمارے لئے لائقِ احترام اور قابلِ تعظیم ہے۔

جہاں تک پنڈول بزرگ میں قدمِ رسول کا تعلق ہے تو ہم نے شروع میں ہی اس کی زیارت کی اور اسے تبرک سمجھ کر آنکھوں سے لگایا اور سر پہ رکھا تھا۔ جہاں تک میرا علم ساتھ دے رہا ہے اس کے اجالے میں یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کے سلسلے میں یہ تاریخ نہیں ملتی کہ کسی نے پتھر پہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قدم رکھا ہوا اور پتھر موم بن گیا۔ یہ تو صرف ہمارے آقا کی خصوصیت وانفرادیت اور آپ ہی کا اعجاز ہے۔

کٹک میں قدم رسول اللہ ﷺ کے نام سے ایک جگہ جانی اور پہچانی جاتی ہے۔ جب میں وہاں گیا اور اس کی زیارت سے مشرف ہوا تو پنڈول کے نقش سے بالکل ملتا جلتا نظر آیا۔ پھر جب میں حرمین شریفین کا عزم کر چکا تو حضور برہانِ ملت حضرت علامہ مفتی برہان الحق صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ جبل پوری نے مجھے مبارک بادی کا خط تحریر فرمایا جو آج بھی بطور تبرک ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ اس خط میں حضرت نے جہاں بہت سی ہدایتیں فرمائیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ تم مسجد بغلہ کی زیارت ضرور کرنا اور انہوں نے مسجد بغلہ کا مختصر تعارف کراتے ہوئے مدینے کی تاریخ وفا الوفاء سے ایک واقعہ نقل فرمایا۔ چنانچہ میں فروری ۱۹۷۴ء میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو وہاں کے نجدیوں سے پوچھا مگر کوئی بتانے کو تیار نہیں۔ اس زمانے میں قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو سیدنا اعلیٰ حضرت کے تلمیذ ارشد اور خلیفہ تھے۔ جنہوں نے مسلک اہل سنت کو عرب دنیا میں عام کیا اور جن کے ہزاروں مرید وخلفاء عرب میں ہیں۔ میں ان کی بارگاہ میں باریاب ہوا اور جب ان سے مسجد بغلہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت نے اس کی نشاندہی فرمائی اور حضرت ہی کے حسب الارشاد وہاں تک پہنچا۔ اصل میں مسجد بغلہ کی ایک تاریخ ہے کہ

ایک دن حضرت خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا حضور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کہیں کھو گئے ہیں۔ سرکار اپنے خچر پر سوار ہو کر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی تلاش میں باہر نکلے۔ بغلہ کو اردو میں خچر بولتے ہیں۔ جس جگہ آقا تشریف لے گئے میں نے دیکھا کہ چٹان پر آپ کی

سواری کے کھر کے نشانات ہیں۔ اور مصطفیٰ جان رحمت ﷺ اپنی سواری سے اتر کر جیسے جیسے چلے ہیں تو پتھر نقش پا کو اپنے سینے میں اتارتا چلا گیا ہے کیونکہ پتھر بھی اپنی قسمت پر ناز کر رہا تھا کہ اسے سرکار کے قدموں کو بوسہ دینے کا پاکیزہ لمحہ میسر آیا۔ وہاں ایک، دو نہیں بلکہ دسیوں نشانِ قدم موجود ہیں۔ میں چونکہ حضور برہانِ ملت رحمۃ اللہ علیہ اور قطب مدینہ کے اشارے پہ وہاں پہنچا تھا اس لئے عقیدت کو مزید توانائی حاصل ہوئی۔ اس لئے بڑے ادب واحترام کے ساتھ ان نقوش پاک کو بوسہ دیا اور پھر جب عالم خیال میں ان نقوشِ مقدس کو پنڈول کے نقش پا سے ملایا تو دونوں ایک ہی نظر آئے۔ لہٰذا پورے یقین واعتماد کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پنڈول بزرگ کا نقش قدم جو رسول گرامی وقار ﷺ کی طرف منسوب ہے، وہ آپ ہی کا ہے اور ہم سب کے لئے لائق تعظیم اور قابلِ احترام ہے۔

نقشِ پائے رسول: یہ انمول اور نادر تبرک آج بھی پنڈول شریف کی خانقاہ میں موجود ہے۔ خانقاہ سے متصل ایک بافیض بزرگ حضرت زاہد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مرقد اطہر ہے جن کا عرس حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنی حیاتِ مبارکہ میں خود منایا کرتے تھے اور اسی موقع سے اس تبرک کی زیارت بھی کراتے۔ الحمد للہ وہ رسم آج بھی جاری ہے اور ہر خاص وعام اس کی زیارت سے شادکام وفیض یاب ہو کر واپس لوٹتا ہے۔

زندگی کا آخری سفر: ۱۰ر شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ کو مہنار ضلع ویشالی بہار کے ارادے سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ پوپری جنک پور روڈ کے لئے روانہ ہوئے جو پنڈول بزرگ سے ۶ میل کی دوری پر مشرقی اور شمالی سمت واقع ہے۔ پوپری میں الحاج کرتھی صاحب کے دولت کدہ پر قیام فرمایا اور گیارہ (۱۱) شعبان کو مہنار شریف کا ارادہ ملتوی فرما کر ایک آدمی کو پنڈول بزرگ بھیجا تا کہ وہ زمین کے کاغذات لے کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے۔ وہ آدمی جب کاغذات لے کر یوپری پہنچا تو آپ نے اپنی ساری زمین خانقاہ کے نام رجسٹرڈ کرواکر کاغذات کو پنڈول بھیج دیا۔

حضرت کے لیے ٹرین رُک گئی: ۱۲ر شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ کو چند عقیدت کیشوں کو ہمراہ لے کر مہنار کے لیے روانہ ہوئے۔ مہنار قصبہ سے ایک اسٹیشن پہلے ٹرین رکی۔ عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ حضرت عقیدت مندوں کے ساتھ ریل گاڑی سے نیچے اترے۔ وضو فرمایا اور نماز عصر ادا کی۔ دعا میں مشغول تھے کہ جذبی کیفیت طاری ہوئی اور آپ اسٹیشن سے باہر نکل کر آبادی کی طرف چل پڑے۔ ادھر ٹرین کھلنے کا ٹائم ہو چکا تھا۔ عقیدت مند حضرات پریشان ہیں کہ ٹرین کھل رہی ہے اور حضرت نہ معلوم کدھر جا رہے ہیں۔ اسی اثنا میں ڈرائیور نے سیٹی دے دی اور گارڈ نے ہری جھنڈی دکھلایا۔ مگر ٹرین چلنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ اسٹیشن کا سارا عملہ حیران ہے کہ ٹرین کا ہر کل پرزہ درست ہے اس کے باوجود چل کیوں نہیں رہی ہے۔ آخر ہوا کیا ہے؟ اسٹیشن پر بیٹھا سادھو جو حضرت کی کیفیات کا بغور مطالعہ کر رہا تھا اس نے کہا، اسٹیشن ماسٹر صاحب ابھی ایک بابا یہاں نماز پڑھ رہے تھے اور نماز پڑھنے کے بعد وہ باہر چلے گیے ہیں۔ ٹرین ان کے لئے ہی رکی ہوئی ہے۔ انہیں بلا کر لایئے جبھی ٹرین چلے گی۔ چند ہی لمحوں کے بعد دیکھا کہ حضرت مسکراتے ہوئے اسٹیشن کے اندر داخل ہوئے۔ ریلوے ملازمین اور مسافروں نے گذارش کی حضور ہم لوگ کافی دیر سے پریشان ہیں، ٹرین نہیں چل رہی ہے۔ جب تک آپ نہ بیٹھیں گے ٹرین نہیں چلے گی۔ آپ نے ایک ٹھوکر ماری اور فرمایا ”رے حرم رونی کی کیوں نہیں چل رہی ہے۔“ مسافر کو پریشان کر رہی ہے۔ ٹھوکر کا لگنا تھا کہ ٹرین چل پڑی۔

جب ٹرین مہنار پہنچی تو آپ اپنے خادموں کے ساتھ اتر گئے اور وہاں رحمت علی صاحب مرحوم کے عشرت کدہ پر قیام فرمایا۔ رحمت علی صاحب نے آپ کا شایانِ

شان خیر مقدم کیا اور بڑی خندہ پیشانی اور احترام وعقیدت کے ساتھ پیش آئے۔ رحمت علی صاحب مرحوم کے گھر سے پہلے ایک ویران زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، یہ زمین بہت ہنس رہی ہے۔ مگر کسے خبر کہ یہی ویران زمین کل شاداب چمن میں تبدیل ہو جائے گی اور کشف وولایت کا یہ درخشاں سورج یہیں سے اپنے فیض کا اجالا بکھیرے گا۔

گنگا ندی کی پریشانیوں سے نجات: حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ جس وقت مہنار پہنچے تو آناً فاناً پورے قصبہ میں یہ خبر پھیل گئی کہ رحمت علی صاحب کے گھر ایک ایسی ذات آئی ہے کہ اس ایک پیکر جمیل میں کشف وکرامت کا بانکپن، ولایت کی تابندگی، زہد وتقویٰ کی دلکشی، عبادت وریاضت کا حسن، مجاہدہ ونفس کشی کی شادابی اور تواضع وانکساری کی رعنائی وبرنائی سمٹ کر آگئی ہے۔ دیکھتے دیکھتے پوری آبادی حضرت کے گرد جمع ہوگئی۔ کیا ہندو، کیا مسلم، کیا سکھ، کیا عیسائی، سبھی کشاں کشاں چلے آرہے ہیں۔ سب کی ایک ہی تمنا، سب کی ایک ہی آرزو، سب کی ایک ہی شکایت، سب نے یک زبان ہو کر کہا، حضور ہم لوگ گنگا ندی سے بہت زیادہ پریشان ہیں۔ سیلاب ہر سال زراعت کے ساتھ ساتھ رہائشی جگہوں کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔ لہٰذا آپ نظر عنایت فرما دیں تاکہ ہم لوگ اس کی تباہ کاری اور بھیانک خطرات سے نجات پاجائیں۔ حضرت ندی کے کنارے تشریف لے گیے اور ندی کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا، ”رے حرم رونی کی تو سب کو پریشان کرتی ہے، یہاں سے دور ہٹ جو“ (رے حرم رونی کی، تم سب کو پریشان کرتی ہو۔ یہاں سے دور رہا) اتنا فرمانا تھا کہ ندی قصبہ سے تقریباً ایک کلومیٹر [illegible] گئی اور اس سال سے اب تک سبھی لوگ اس کے خطرات سے محفوظ و مامون ہو گئے۔

سفرِ آخرت: ۱۳ر شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ کو صبح صادق کے وقت فرض نماز کے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آخری سجدہ میں اپنے مالک حقیقی سے جاملے اور وقت کا مجذوب کامل، درویش زمانہ اور افق کشف وکرامت کا یہ نیر تاباں ہمیشہ کے لئے روپوش ہوگیا۔ تاہم اس کی ضیا بار کرنیں ظلمت کدہ ہستی کو آج بھی یقین واذعان کی جگمگاہٹ بانٹ رہی ہیں۔ دامن مراد آج بھی گوہر مقصود سے بھرا جارہا ہے۔ دل تاراج کو سکون وسرور کا مرہم عطا کیا جارہا ہے اور اس مردِ حق آگاہ کی تربت زخم خوردہ انسانوں کے لئے درد کا مداوا فراہم کررہی ہے۔ اور پریشاں حالوں کو نسخۂ شفا تقسیم کررہی ہے۔

نماز جنازہ: آپ کی نماز جنازہ حضرت الحاج حافظ عبدالحمید صاحب حامدؔ مہناروی نے پڑھائی۔ حضرت حافظ صاحب مرحوم نے ۱۳۴۴ھ میں مدرسہ فیض الغربا آرا سے حفظ قرآن کی دستار حاصل کی۔ آپ نے حضرت کے وصال کے وقت منقبت کے کچھ اشعار بھی پیش کیے جو آپ سب کی خدمت میں حاضر کررہا ہوں۔

سوئے خاکی پیا گنگناتے چلو ۔۔۔ بہر تعظیم دل کو جھکاتے چلو
ہیں ان کی کرامت بہت سی عیاں ۔۔۔ عالموں نے جنہیں کردیا ہے بیاں
سچے مجذوب کا ہے یہی اب نشاں ۔۔۔ ان کی راہوں میں پلکیں بچھاتے چلو
فاتحہ پڑھ لو اے حامدؔ خوش نصیب ۔۔۔ کوئی دم میں اب ہوگی زیارت نصیب

حضرت حافظ عبدالحمید صاحب حامدؔ نے محترم شمس الدین صاحب کی وقف کردہ زمین نیا ٹولہ اسلام پور مہنار میں حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کی طرف نسبت کرتے ہوئے مدرسہ فیضان العلوم نعمتیہ قائم فرمایا جو اس وقت مدرسہ بہار بورڈ سے منظور شدہ ہے۔ راقم الحروف نے حضرت حافظ عبدالحمید صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے۔

مزار مقدس: جس زمین کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تھا کہ یہ زمین بہت مسکرا رہی ہے، اسی زمین کو آخری آرام گاہ بننے کی سعادت وسرفرازی نصیب ہوئی۔

۱۳؍شعبان المعظم کو ہر سال نہایت ہی شان وشوکت سے عرس کی تقریب منائی جاتی ہے اور ضرورت مندوں، مصیبت زدوں، پریشاں حالوں، وفا کیشوں اور ارادت مندوں کا ایک جم غفیر اس مقدس بارگاہ میں اشکوں کا خراج، عقیدت کا نذرانہ اور محبت کا گلدستہ پیش کرتا ہے۔

محترم رحمت علی صاحب مرحوم کا وہ دولت کدہ جہاں حضرت نے قیام فرمایا تھا الحمدللہ آج بھی گردش ایام کی دست درازیوں سے محفوظ ہے اور عرس کے موقع پر اسی حجرۂ مقدسہ میں قرآن خوانی، فاتحہ اور نعت ومنقبت کی تقریب سجائی جاتی ہے۔ محترم رحمت علی صاحب کے وارثین میں جناب وجیہہ الدین، محمد قطب الدین، محمد مرتضیٰ، محمد مصطفیٰ، محمد بدرالدین، محمد دین اور محمد نصیرالدین صاحبان آج بھی بقید حیات ہیں اور حضرت کے زائرین کے ساتھ نہایت ہی خوش اخلاقی اور اخلاص کے فراوانی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ خدائے قدیر ان حضرات کو مذہب حق اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر قائم رکھے، دارین کی نعمتوں سے سرفراز کرے اور کاروبار میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

زبدۃ العارفین مجذوبِ کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت وسوانح سے متعلق چند باتیں تحریر کی گئیں۔ مزید معلومات اور شوق مطالعہ کو جلا بخشنے کے لیے فقیہ ملّت حضرت علامہ مفتی عبدالحلیم صاحب قبلہ ناگ پور کا ایک معلوماتی انٹرویو پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں جو حضرت الحاج علامہ غلام حیدر صاحب مصباحی ناظم اعلیٰ دارالعلوم سلمانیہ مسلم یتیم خانہ چاندنی چوک پٹھان ٹولی مظفر پور نے ناگ پور کے تبلیغی دورے پر کیسٹ میں ریکارڈ کیا تھا۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انٹرویو

سوال: آپ کی بستی کو یہ شرف حاصل ہے کہ عارف باللہ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ وہاں پیدا ہوئے لہٰذا آپ کی حیاتِ مبارکہ سے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں۔

جواب: یہ صحیح ہے کہ عارف باللہ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ ددری میں پیدا ہوئے۔ لیکن افسوس کہ یہاں کے لوگ ان کی قدر نہ کر سکے اور نہ ہی انہیں یاد رکھا۔ بس یوں سمجھیئے کہ فیض کا دریا جاری تھا مگر حرماں نصیبی کا عالم یہ کہ ساحل پہ تماشائی بنے کھڑے رہے اور ہماری تربیت بھی ایسے ماحول میں ہوئی کہ جہاں ہم ایسے لوگوں سے دور رہے۔ لیکن جب ہم اہل سنت و جماعت کے دائرے میں آئے اور سنیت کو ہم نے قبول کیا تو حضرت مولانا محدث احسان علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی درس گاہ اور ان کی خدمت میں رہنے کا موقع نصیب ہوا۔ اکثر حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آجاتا تو محدث صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے فقیروں میں دو شخص کو جتنا متصلب سنی پایا، پچاس فقرا سے ملاقات کی مگر ان لوگوں میں یہ بات نہ پائی جو ان دو بزرگوں میں پائی۔ ان میں سے ایک حضرت خاکی بابا کا نام لیتے اور دوسرے حضرت تیغ علی شاہ کا۔ یہ دونوں اپنے عقیدے میں بڑے متصلب اور سنیت میں بڑے پختہ تھے۔

حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مظفر پوری رحمۃ اللہ علیہ، سابق صدر مفتی دار العلوم شاہ عالم گجرات بھی حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے کشف و کرامت کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا حضور کوئی واقعہ سنائیں تو وہ فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ محدث اعظم حضرت علامہ احسان علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف بچپن میں بیمار پڑ گئے تو ہماری دادی یعنی محدث صاحب کی والدہ نے مجھ سے کہا کہ حضرت خاکی بابا سے تعویذ مانگ کر لے آؤ۔ میں اسی وقت مدرسہ سے پڑھ کر آیا

تھا۔ بھوک لگی تھی۔ میں نے عرض کیا کچھ کھالیتا ہوں اس کے بعد جاؤں گا۔ تو دادی اماں نے کہا نہیں جاؤ حضرت خاکی بابا کے یہاں کھالینا۔ چنانچہ میں اسی دھوپ میں گیا، اور میں نے عرض کیا حضور محدث صاحب کو بخار آگیا ہے تو حضرت نے ایک تعویذ دی اور جب میں تعویذ لے کر چلنے لگا تو حضرت خاکی بابا نے وہی بات دہرا دی جو دادی اماں نے کہا تھا۔ انہوں نے اپنی زبان میں یوں فرمایا "رے حرم رونی کا جا کے یہیں کھالے نہ یہیں کھالے سرائے کھلا ہے۔ لوگ کہہ ہے کہ جو وہیں کھالوے نہ کھالے (رے حرم رونی کا جا کر یہیں کھالو نہ کھالو سرائے کھلا ہے۔ لوگ کہتے ہیں جاؤ وہیں کھالو گے تو کھالو)۔ پھر انہوں نے کھانا کھلایا۔ دادی اماں نے فیض پور میں کہا اور ان کو پنڈول بزرگ میں کشف ہو گیا ایسے صاحب کشف ولی تھے۔

محدثِ اعظم حضرت علامہ احسان علی صاحب مظفر پوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں فیض پور سے بریلی شریف کے لئے روانہ ہوتا تو حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر جاتا۔ حضرت خاکی بابا امام اہل سنت محدث بریلوی سے غائبانہ بے پناہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ غالبًا بالمشافہ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے مگر محدث صاحب قبلہ بیچ کی کڑی تھے۔ جب کبھی بریلی شریف جانے لگتے تو حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ امام اہل سنت کی خدمت بابرکت میں کبھی لیچی اور کبھی دوسری چیز بطور تحفہ بھیجا کرتے تھے۔ محدث صاحب وہ تحفہ لے کر امام احمد رضا قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو اعلیٰ حضرت، خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے تحفہ کو کھڑے ہو کر اپنے سر پہ رکھتے۔ یوں تو اعلیٰ حضرت کے بارے میں یہ کہنا خلاف ادب محسوس ہوتا ہے مگر جس طرح کوئی بزرگ کا تبرک ایک مدت تک تھوڑا تھوڑا کھاتا ہے امام اہل سنت بھی اسی طرح استعمال فرماتے تھے۔ یوں ہی جب محدث صاحب اپنے وطن فیض پور مظفر پور (بہار) واپس ہوتے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عرض

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے، حضور میں گھر جا رہا ہوں تو امام اہل سنت بھی حضرت خاکی بابا کے لئے تحفہ بھیجتے اور جب محدث صاحب فیض پور سے پنڈول لے کر چلتے تو الحمدللہ حضرت خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ اتنے صاحب کشف تھے کہ اپنی خانقاہ سے قبرستان کی کونے تک آجاتے اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے بھیجے ہوئے تحفہ کو محدث صاحب سے لے کر اپنے سر پر رکھتے اور وجد کرتے ہوئے خانقاہ تک آتے۔ بہت دنوں تک رکھتے۔ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔

سوال: ابھی تک تو حضرت محدث صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کے حوالے سے آپ کرامات بیان کر رہے تھے۔ آپ اپنی معلومات کے مطابق کوئی کرامت بیان فرمائیں۔

جواب: دیکھئے جہاں تک ان کی کرامتوں کا تعلق ہے تو اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ پورا علاقہ ان کے کشف کا قائل ہے۔ بلکہ یوں کہیئے کہ ان کے کشف پہ لوگوں کا اجماع ہے۔ ایک مرتبہ ایک مریض ان کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ اکثر مریضوں کا ان کے ہاں آنا جانا لگا رہتا تھا۔ جب وہ مریض پہنچا تو آپ نے فرمایا ''کرین پٹاؤ'' ان کا طریقہ علاج یہی تھا کہ کسی سے کہتے ''کرین پٹاؤ''، کسی سے کہتے جاؤ مچھلی مار کر لاؤ اور کسی کو اپنے عصا سے مار دیتے۔ یہی ان کا علاج تھا۔ ایک شخص مصیبت کا مارا حکیموں سے علاج کرا کر تھک چکا تھا۔ مگر صحت نہیں مل رہی تھی۔ حضرت خاکی بابا کی خدمت میں آیا اور اپنی پریشانیوں کا اظہار کیا۔ حضرت نے فرمایا جا رے حرم رونی کا جا کے کرین پٹانہ (جاؤ رے حرم رونی کا جا کر کرین پٹاؤ)۔ وہ شخص کرین پٹانے چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت تھوڑا کھانا لے کر گیے اور فرمایا رے حرم رونی کا کھالے۔ جب وہ کرین چھوڑ کر کھانا کھانے آیا تو دیکھا کہ بہت تھوڑا کھانا ہے۔ اس کے دل میں یہ بات آئی کہ ہم علاج کرانے آئے تو یہ کرین پٹوا

رہے ہیں۔ پیٹ بھر کھانا بھی نہیں ہے۔ تھوڑا سا کھانا لے کر آئے ہیں۔ اس سے کیا ہوگا۔ اس کے دل میں جو خیال گذرا تھا اس پر حضرت مطلع ہو گئے۔ جب وہ کھانا کھاتے کھاتے تھک گیا تو آپ نے فرمایا اور کیوں نہیں کھاتا ہے رے حرم رونی کا۔ حرم رونی کا کہتا ہے کہ اتنا کرین پٹواتے ہیں اور پیٹ بھر کھانا بھی نہیں دیتے۔ تو کھاتا کیوں نہیں۔ اتنا فرمانا تھا کہ وہ شخص قدموں پر گر پڑا اور الحمدللہ شفایاب ہو کر گیا۔

اسی طرح اس زمانے میں ملیریا کے مریض کو مچھلی دینا گویا زہر تھا۔ لیکن حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جو تالاب ہے اس سے مچھلی مرواتے اور ملیریا کے مریض کو کھلاتے اور وہ اچھا ہو کر جاتا تھا۔ یعنی علاج بالمثل کرتے تھے۔ اس طرح آپ کی بہت سی کرامت مشہور ہے اور سچ تو یہ ہے کہ آپ کرامتوں کے مجموعہ تھے۔ ہمیں ان کی زندگی پر ناز، ان کی شخصیت پر اعتماد اور ان کی بزرگی پر مکمل بھروسہ ہے۔ اس لیے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ غائبانہ طور پر آپ کا بڑا احترام فرماتے تھے اور ظاہر ہے کہ جن کا احترام مجدد وقت، مفتی زمانہ اور شیخ الاسلام والمسلمین کر رہا ہو اس کی ولایت و بزرگی میں کیا شک وشبہ ہو سکتا ہے۔

سوال: یہ وہ تاثرات تھے جو آپ نے اپنے اساتذہ یا علاقہ کے لوگوں سے سنا، مگر ان کے علاوہ آپ اپنی ذاتی رائے ارشاد فرمائیں۔

جواب: دیکھئے حضرت کی ولایت اور کشف و کرامات کو تو ساری دنیا تسلیم کرتی ہے اور ان کی کرامتوں کا تذکرہ زبانِ خاص و عام ہے۔ لیکن میں صرف خرق عادت دیکھ کر کسی کو ولی تسلیم نہیں کرتا۔ میرا اپنا مزاج ہے کہ میں اس کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھتا ہوں۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن پاک فرماتا ہے کہ بے شک جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اس پر انہوں نے استقامت اختیار کی یعنی مستقیم فی الدین اور مستقیم فی الاسلام رہے تو رب فرماتا ہے کہ اس کے پاس فرشتے اترتے ہیں اور ان کو بشارت دی جاتی ہے کہ تم خوف نہ کرو اور نہ کوئی غم کرو۔ تو خود میرا ذاتی تأثر حضرت خاکی بابا سے متعلق یہ ہے کہ میں انہیں ان کی کرامتوں کی بنیاد پر ولی نہیں مانتا بلکہ استقامت فی الدین اور تصلب فی السنیت کی وجہ سے ولی تسلیم کرتا ہوں۔ ہم نے اپنے اکابر سے سنا ہے کہ حضرت خاکی بابا قدس سرہٗ شریعت مقدسہ کے بڑے پابند تھے اور یہ مقولہ بہت مشہور ہے الاستقامہ فوق الکرامۃ. اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ استقامت کرامت پر فوقیت رکھتی ہے اس لئے ہم نے ان کو ولی تسلیم کیا ہے کیونکہ کرامت کے سلسلے میں صوفیاء کرام فرماتے ہیں الکرامۃ حیض الاولیاء. لیکن شریعت پر استقامت یہ سب سے بڑی کرامت ہے۔ حضرت خاکی بابا علیہ الرحمۃ کی استقامت فی الدین کا اندازہ فتاویٰ رضویہ شریف کے سوالات سے لگا سکتے ہیں کہ جہاں بھی وہ کسی مسئلہ میں متردد ہوئے اور جہاں بھی انہوں نے ضرورت محسوس کی سب سے پہلے امام اہل سنت، مجدد دین وملت، فقیہ اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے استفتاء کیا یعنی پہلے اسلامی قانون معلوم کر لیا پھر آپ نے کوئی قدم اٹھایا۔ یہ خود ان کی ولایت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

ہمیں سعادت حاصل ہے کہ میں وہیں کا رہنے والا ہوں جہاں حضرت علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ددری کی بنجر زمین ان کا احترام نہ کر سکی۔ یعنی چراغ تلے اندھیرا یہ ددری کی مثال رہی مگر میں خود ذاتی طور پر ان کی بزرگی کا قائل ہوں اور ان سے بے پناہ عقیدت ومحبت رکھتا ہوں۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دارالعلوم سلمانیہ مسلم یتیم خانہ

شہر مظفر پور کا ایک مرکزی اور اہم ادارہ ہے۔ جہاں حفظ وقرأت کے ساتھ مولوی درجے کی بھی تعلیم ہوتی ہے۔ تقریباً دوسو (۲۰۰) بیرونی طلبا کے طعام وقیام، علاج ومعالجہ، لباس و پوشاک اور دیگر ضروریات کی کفالت دارالعلوم کے ذمہ ہے۔ نہایت مخلص، ذی استعداد، باصلاحیت اور صاحب نظر اساتذۂ کرام کی پوری ٹیم نونہالانِ اسلام کی علمی، فکری، اخلاقی، دینی اور مذہبی تربیت و پرداخت میں مصروف ہے۔ آج سے بیس (۲۰) سال قبل اس ادارہ کی بنیاد پڑی، اِس مدّت میں اس نے جو ترقی کی وہ تاریخ کا حیرت انگیز باب ہے۔ اس بیس سال کے عرصے میں دارالعلوم نے اب تک قوم کو درجنوں حافظ وقاری، عالم وشاعر اور نقیب وخطیب دیئے۔ یہ سب سرکارِ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری کے فیضانِ باطنی، مخدوم الاولیاء، مجذوبِ کامل حضرت سرکار نعمت علی شاہ خاکی بابا، کی نوازشات اور سرکارِ سرکانہی قطب الارشاد حضرت شاہ تیغ علی رحمۃ اللہ علیہ کے کرم وعنایات کا ثمرہ اور ہمارے معاونین کے پُر خلوص تعاون کا نتیجہ ہے۔

اخیر میں تمام اہلِ خیر سے گزارش ہے کہ ہر موسم خیر میں اس ادارہ کا ضروری خیال رکھیں اور اپنی حلال کمائی سے تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

آپ کا

(مفتی) غلام حیدر قادری بانی وناظم اعلیٰ

دارالعلوم سلمانیہ مسلم یتیم خانہ، پٹھان ٹولی، چاندنی چوک، مظفر پور، بہار

9334241973 — 0621-2263408

DARUL ULOOM SALMANIA MUSLIM YATEEM KHANA

Chandni Chowk, Muzaffarpur, Bihar

Mob.: 09334241973

Scanned by CamScanner

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari